عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے 58 سال

مارچ 2021ء | رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

شمارہ: ۳ جلد: ۲۵

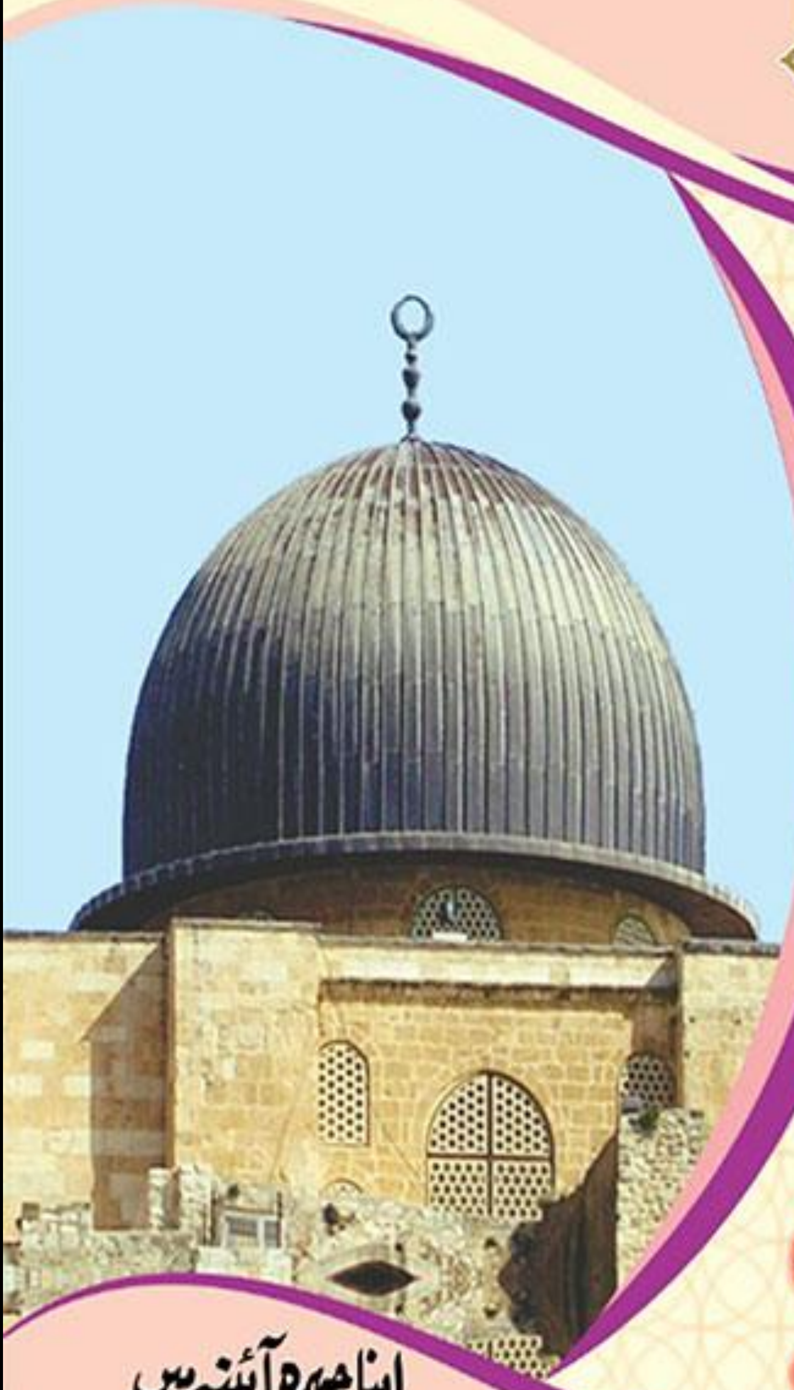

نزولِ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام

فتنۂ خلق قرآن... خلیفہ معتصم اور امام احمد بن حنبلؒ

حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ کا وصال

فتنۂ قادیانیت سے متعلق ریاست بہاولپور کا تاریخی فیصلہ

اپنا چہرہ آئینہ میں
دیکھوگے تو ڈر جاؤگے

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ جلد : ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تکمیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ البر

اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو گے تو ڈر جاؤ گے	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 12)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	08
فضائل ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	12
فتنہ خلق قرآن......خلیفہ معتصم اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	14
قرآن مجید کی پیشین گوئیاں	مولانا عتیق الرحمٰن	18
مقرب علماء آخرت کی چند علامتیں	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ	21
مسنون دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	24
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	25
حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چند وصیتیں ومشورے	مولانا محمد عثمان	27
خطبات درخواستی (اشتہار)	مولانا محمد نعمان درخواستی	28

شخصیات

حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کا وصال	مولانا اللہ وسایا	30
حضرت مولانا محمد یوسف ماما کی رحلت	// //	32
حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی کی رحلت	// //	34
مولانا سید عبدالستار شاہ بنوں کی وفات	// //	36
مولانا ثناء اللہ چنیوٹی کی رحلت	// //	37
مولانا حافظ محمد عثمان ملتانی کا وصال	مولانا محمد وسیم اسلم	38
جناب محمد عارف چنیوٹی کا وصال	// //	38

رد قادیانیت

نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	40
فتنہ قادیانیت سے متعلق ریاست بہاول پور کا تاریخی فیصلہ	مولانا محمد وسیم اسلم	42

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	46
وائٹ روڈ چوک کوئٹہ کا نام ’’ختم نبوت‘‘ چوک رکھ دیا گیا	مولانا محمد اویس	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو گے تو ڈر جاؤ گے

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیاء. امابعد

خیرالقرون میں جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے خلاف رحمت عالم ﷺ نے سیدنا فیروز دیلمیؓ کو بھیجا جس کو انہوں نے جہنم کا راستہ دکھایا۔ دوسرے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے یکے بعد دیگرے صحابہ کرامؓ پر مشتمل تین لشکر روانہ کئے جنہوں نے ملعون زمانہ مسیلمہ کذاب کے وجود نامسعود سے کرہ ارضی کو پاک کیا۔ مسیلمہ ثانی آنجہانی مرزا قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء لدھیانہ، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی اور پھر تواتر کے ساتھ تمام اکابر میدان عمل میں اترے۔ تحریر وتقریر، مناظرہ ومباہلہ، فتویٰ وبیان، غرضیکہ ہر میدان میں اسے چاروں شانے چت کیا اور شکست فاش دی۔

ا...... مسیلمہ قادیان زندگی بھر ہفوات بکتا رہا اور مغلظات لکھتا رہا۔ حروف تہجی کا کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں مرزا نے گالی کی گردان نہ کی ہو۔ دلائل دیکھئے تو کہتا ہے کہ پانچ (۵) اور پچاس (۵۰) میں صرف صفر کا فرق ہے، لہٰذا پانچ اور پچاس برابر۔ عربی لکھنے پر آیا تو اردو کے لفظ بوسہ کو عربی میں ''بـوسـهـنَ'' لکھ کر اپنی قابلیت کا ایسا ثبوت دیا کہ ''کاشکے تیرا مادر نہ زادے'' کہے بغیر چارہ نہیں۔ ''سلطان القلم'' ایسا کہ پانچ صفحات پر مشتمل ایک ہی لفظ ''لعنت'' کو ہزار بار لکھ دیا۔ شاعری ایسی بے ہودہ جیسے 'اُس بازار' کی ٹکسال میں تیار ہو۔ معلومات کا عالم یہ کہ صفر کو اسلامی چوتھا مہینہ قرار دیا۔ چہارشنبہ کو ہفتہ کا چوتھا دن لکھا۔ حالانکہ وہ پانچواں دن ہوتا۔ جغرافیہ کی معلومات یہ کہ قادیان کو لاہور سے جنوب مغرب میں واقع قرار دیا۔ حالانکہ قادیان لاہور کے شمال مشرق میں ہے۔ استدلال کی پختگی کی گواہی یہ کہ اگر ایسے نہ ہو تو مجھے روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلہ میں رسہ ڈالا جائے۔ پھر بھی وہ بات پوری نہ ہوئی، سینہ زوری کا یہ حال کہ ایسے نہ ہو تو میں لعنتی اور دائرہ اسلام سے خارج۔ پھر بھی وہ بات پوری نہ ہوئی۔ ایسی مضحکہ خیز بوقلمونیوں کے باوجود آج تک پوری قادیانی جماعت ایڑی چوٹی کا زور لگا کر: (۱) مرزا قادیانی کی کتب ورسائل خزائن، (۲) ملفوظات، (۳) اشتہارات، (۴) مکتوبات، (۵) مجموعہ وحی والہامات تذکرہ، (۶) سیرت المہدی،

(۷) تاریخ احمدیت کو شائع کر کے فخر محسوس کرتی ہے۔ ان مذکورہ کتب کے تقریباً کل صفحات (۳۸۰۵۶) اٹھتیس ہزار چھپن بنتے ہیں۔

جب کہ اس کے مقابلہ میں (۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۶۰ جلدوں پر مشتمل احتساب قادیانیت شائع کی۔ (۲) تحفہ قادیانیت چھ جلدیں، (۳) قادیانی شبہات ۳ حصے، ان کتب کے کل صفحات اٹھتیس ہزار چھ سو چھ (۳۸۶۰۶) بنتے ہیں۔ مسیلمہ قادیان کی پوری پٹاری اور کباڑ خانے کے جملہ سٹاک کے رد میں مجلس کی شائع کردہ یہ تین کتابیں بھاری ہیں۔ پھر بھی پانچ صد صفحات ہمارے سلسلہ کے زائد بنتے ہیں۔ قادیانیوں کی بڑے فونٹ پر کتابت محض کتاب کی ضخامت بڑھانے کے لیے ہوتی ہے۔ جب کہ مجلس کے سلسلہ احتساب قادیانیت کا کمپیوٹر پوائنٹ ایک سا ہے۔ اس لحاظ سے مجلس کے احتساب قادیانیت کے پاؤں کے نیچے ملعون قادیان اور اس کے حواریوں کی گردنیں دبیں، زبانیں لٹکیں، آنکھیں نکلیں، سانسیں بری طرح اکھڑیں۔ نہ اگلنے نہ نگلنے کی سی صورت، گویا قادیانیت وینٹی لیٹر پر لیٹے 'دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو، کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

۲...... اب ہم مرزا محمود قادیانی کی طرف آتے ہیں۔ قادیانیوں نے مرزا محمود کے جملہ رسائل و کتب کو انوار العلوم کے نام سے شائع کیا ہے۔ سرسری نظر سے دیکھا گیا تو اس کے صفحات پندرہ ہزار تین سو بانوے (۱۵۳۹۲) بنتے ہیں۔ جب کہ مجلس کی صرف درج ذیل کتب شمار کریں۔ (۱) قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ ۵ جلدیں (۲) فتاویٰ ختم نبوت ۳ جلدیں (۴) تحریک ختم نبوت ۱۰ جلدیں (۵) مقدمہ بہاول پور ۳ جلدیں (۵) ماہنامہ لولاک کے دو خاص نمبر (۶) ائمہ تلبیس (۷) رئیس قادیان۔ ان کتب کے کل صفحات پندرہ ہزار آٹھ سو (۱۵۸۰۰) بنتے ہیں۔ لیجئے ان کتب کو سامنے رکھیں تو مرزا محمود کی شیخی بھی ہوا میں کٹی پتنگ کی طرح اُڑتی نظر آتی ہے۔

۳...... قادیانیت کی باون گزی زبان کا نتیجہ مرزا محمود کے خطبات ہیں۔ اس وقت اس کے جو صفحات سامنے آئے ہیں، وہ بیس ہزار دو سو پچاس ہیں۔ اس سلسلہ میں مجلس کے دوسرے سلسلہ ''محاسبہ قادیانیت'' کو لیں۔ یہ سلسلہ جاری ہے ابھی بارہ جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آئی ہیں، باقی پر کام شروع ہے۔

۴...... مرزا قادیانی کے دور میں جو شپرہ چشم اُس کے ہاتھ پر گمراہ ہوئے، قادیانی جماعت اُنہیں صحابہ کہتی ہے۔ (نعوذ باللہ) اس سلسلہ میں انہوں نے ان شتونگڑوں کی سوانح لکھنا شروع کی۔ اس سلسلہ کی جو کتب ہمارے سامنے ہیں، ان کے صفحات کی تعداد تین ہزار نو سو چھیالیس بنتی ہے۔ عالمی مجلس نے ملعون قادیان کے خلاف علم جہاد بلند کرنے والے مردان حق کے مختصر حالات و واقعات کو جمع کرنا شروع کیا تو اس کی

چمنستان ختم نبوت کے نام سے چار جلدیں آ گئی ہیں۔ باقی پر کام جاری ہے، امید ہے کہ پانچ چھ جلدوں پر مشتمل سیٹ تیار ہو جائے گا۔ عارضی طور پر فی الحال حساب یہیں روک لیتے ہیں۔ البتہ جدوجہد جاری ہے، سمت اور منزل بھی متعین ہے۔ رفتار کبھی آہستہ اور کبھی تیز۔ آخری پڑاؤ مدینہ طیبہ کی پر کیف بہاروں کے سایہ تلے ہوگا جہاں کائنات کی سب کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

قادیانیت کے مقابلہ کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ مرزا قادیانی خود کو سلطان القلم کہتا تھا۔ خود اور اس کی جماعت کے اس قلمی کارنامے کے مقابلہ میں صرف ایک دینی ادارہ (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کا ذکر کیا ہے ورنہ دوسرے اداروں کو لیں مثلاً ڈاکٹر بہاء الدین کی ''تحریک ختم نبوت'' کے نام پر ساٹھ جلدیں آ چکی ہیں۔ حضرت مفتی محمد امین کراچوی کی عظیم وضخیم پندرہ جلدیں عقیدہ ختم نبوت کے نام پر موجود ہیں۔ ان کو اس میں شامل نہیں کیا ورنہ تو حساب کہیں کا کہیں چلا جائے۔ صرف جناب محمد متین خالد کے رشحات قلم کو شمار کیا جائے تو مرزا قادیانی کی کتب ورسائل سے اس اکیلے مرد مجاہد کے صفحات کی تعداد شاید زیادہ بنتی ہے۔

دوسرا پہلو

ملعون قادیان کے چار ورقی رسالہ سے کتابوں تک کی کل تعداد تقریباً اسی ہے۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں اس دور کے مصنفین کو لیں۔ مثلاً:

۱...... اکیلے حضرت تھانوی کی تصنیفات کی تعداد پندرہ سو سے اوپر ہے اور شاید ہی کوئی موضوع ہو جس پر آپ کی کتاب نہ ہو۔ صرف آپ کے ملفوظات وخطبات ۶۴ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ مزید مقالات کا سیٹ چونتیس جلدوں پر آ رہا ہے۔

۲...... حضرت علامہ جلال الدین سیوطی کی نوصد تصنیفات ہیں۔

۳...... حضرت ابن العربی کی تفسیر ایک سو بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۴...... تفسیر طنطاوی ایک سو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۵...... تاریخ دمشق اسی جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶...... مسند احمد بن حنبل کا محقق نسخہ پچاس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۷...... تاریخ اسلام ذہبی ہمارے پاس چھیالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸...... موسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ پینتالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۹...... پیر ذوالفقار احمد صاحب کے خطبات پینتالیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

۱۰...... جامع المسانید والسنن سینتیس جلدوں پر مشتمل ہے جو علامہ ابن کثیر کی تصنیف ہے۔

۱۱...... مولانا احمد رضا خان کا فتاویٰ رضویہ بتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۲...... تفسیر روح المعانی تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۳...... تفسیر کبیر تینتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۴...... کنز التواری پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۵...... عمدۃ القاری پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۶...... معجم الکبیر اوسط وصغیر چونتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۷...... فتاویٰ محمودیہ پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۸...... کلید مثنوی ۲۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۹...... اصلاحی خطبات حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی کے ۲۲ جلد ہیں۔

۲۰...... تفسیر ذخیرۃ الجنان اکیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲۱،۲۲،۲۳...... تفسیر قرطبی، البدایہ والنہایہ، تفسیر معالم العرفان بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

یہ تیئس مثالیں صرف اپنے محدود ذرائع معلومات کی بناء پر عرض کی ہیں۔ اس کے مقابلہ پر مرزا قادیانی کے آوارہ قلم کولیں تو ذرہ سیاہ کو نیرّ اعظم کے مقابل پر لانے والی گستاخی شمار ہوگی۔

قارئین کرام! اگر امت کی خیر القرون سے آج تک ہر صدی کا ایک ایک آدمی لیا جائے تو امت کے کثیر التصانیف پندرہ آدمیوں کی تصانیف کے مقابل پر پوری قادیانیت کان پکڑے قریب المرگ لرزاں ترساں اور ہانپتی کانپتی وائبریشن کی سی کیفیت نظر آتی ہے۔

تیسرا پہلو

تیسرا پہلو یہ ہے کہ صرف عالمی مجلس کی لائبریری میں ردقادیانیت کے فن پر ستائیس سو باون تصانیف موجود ہیں۔ جب کہ قادیانیت کی کل کتابوں کی تعداد ہماری لائبریری میں سولہ سو چونتیس ہے۔

خلاصہ بحث

قارئین کرام وبرادران اسلام! آج اس عنوان پر یہ سطور اس لیے لکھیں کہ ملعون قادیان کا دعویٰ یہ تھا کہ اس کا آنا محمد عربی ﷺ کی بعثت ثانی ہے۔ جو پہلی (آپ ﷺ کے زمانہ کی) بعثت سے اقویٰ واکمل واشد ہے۔ (نعوذ باللہ) لعنت بر پدر فرنگ کہ اس کے ملعون شتونگڑے نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جو بھیانک گستاخی کی، اس سے عالم اسلام کے ہر فرد کی دل آزاری ہوئی۔ یہ ملعون زمانہ شخص، حضور علیہ السلام کے غلاموں میں سے علمی وروحانی طور پر کسی ایک شخص کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ الحمدللہ! پوری قادیانیت مل

کرامت کی قلمی کاوش کی طرف ایک نظر اٹھانے کی جرأت بھی نہیں کرپاتی۔

اگر دوسرے پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے تو اکیلے حضرت فاروق اعظمؓ کی بائیس لاکھ مربع میل پر حکومت، ملعون قادیان کی امت اس کی نظیر لانا تو درکنار سوچنے کی بھی جرأت نہیں کرسکتی۔ مدینہ طیبہ کے ائیرپورٹ پر ہر پانچ منٹ میں ایک جہاز اترتا اور پرواز کرتا ہے۔قادیان میں شاید اتنی دیر میں تو گدھ بھی نہیں آتے۔ مسجد نبویﷺ میں حج کے موقعہ پر ایک نماز میں سات سے دس لاکھ نمازی ہوتے ہیں اور ملعون قادیان کے جنم بھومی میں شاید سوآدمی بھی نہ ہوں گے۔ یہ بعثت ثانی ہے جو ہلال کے مقابلہ میں بدر کامل ہے؟ معاذ اللہ! نقل کفر، کفر نباشد۔

حق کے متلاشی قادیانیوں سے درخواست ہے کہ خدارا! وہ سوچیں، غور کریں، فکر کریں۔ ہم تو اس تقابل کو بھی سوءادب سمجھتے ہیں۔لیکن قادیانیوں کی بھلائی کے لئے ہمیں کس طرح اپنے جذبات واحساسات پر جبر کر کے بات سمجھانا مجبوری بن گئی۔اس کے باوجود بھی قادیانی نہیں سمجھتے تو پھر انہیں آخرت میں عذاب الیم تو چکھنا ہی ہے۔

حافظ آباد میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

گاؤں مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد میں لبیب احمد ولد رفیق نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔اللہ پاک اس کو استقامت نصیب فرمائے۔

خوشاب میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

محمد شہزاد ولد عبدالستار ضلع خوشاب نے مظہر حسین جوئیہ، ملک سلیم اعظم، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب کی محنت سے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔اس موقع پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی اور نومسلم کو پھولوں کے ہار بھی پہنائے گئے اور مبارک باد دی گئی۔ اس کا کہنا تھا کہ آج میرے لئے انتہائی خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قادیانیت کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کی روشنی میں آنے کی توفیق بخشی ہے۔

میر پور خاص میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

۲۲ر جنوری ۲۰۲۱ء کو محمد علی قادیانی نے قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر مولانا حفیظ الرحمٰن خطیب مدینہ مسجد میرپور خاص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔قبول اسلام کے بعد وہ دفتر ختم نبوت میرپور خاص تشریف لائے۔ضلعی مبلغ مولانا مختار احمد ودیگر ساتھیوں نے نومسلم بھائی کا شاندار استقبال کیا۔مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے ان کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا کی اور مبارکباد پیش کی۔

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 12: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

تیسرا مقصد......توبہ و ہدایت کا ذریعہ بننے والے مبارک کلام کے بیان میں

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے زنا کرنے کی اجازت دیجئے! نوجوان کی یہ بات سنتے ہی صحابہ کرامؓ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی کریم ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا: میرے قریب آجاؤ! چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تم اپنی والدہ کے حق میں زناکاری کو پسند کرو گے؟ نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم کبھی نہیں! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کردے! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی ماں کے حق میں پسند نہیں کرتے۔

پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم کبھی نہیں! میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم کبھی نہیں! میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اپنی پھوپھی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم کبھی نہیں! میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی پھوپھیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اپنی خالہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم کبھی نہیں! میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی خالاؤں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعا فرمائی:

''اللّٰھم اغفر ذنبہ و طھر قلبہ و حصن فرجہ'' ﴿اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما! اور اس کے دل کو پاک فرما! اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔﴾ حدیث پاک کے راوی حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف بھی توجہ نہیں کی۔

چوتھا مقصد: عمدگی عقل کے بیان میں جو دین کی ہدایت و رہنمائی کا باعث بنی

اس مقصد میں دو حضرات کی عقل و ذہانت خصوصیت سے قابلِ تذکرہ ہے:

۱...... حضرت خالد بن ولیدؓ کی ۲...... حضرت سلمان فارسیؓ کی۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کی ذہانت وعقل کا بیان

جب حضرت خالد بن ولیدؓ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے آپ کو ہدایت سے نوازا! فرمایا: میں نے پہلے دن سے ہی تیری عقل کا اندازہ کرلیا تھا، اور مجھے یہی امید تھی کہ ضرور تیری عقل تجھے خیر کی جانب لے آئے گی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا استقبال کرتے ہوئے خیر مقدم کیا اور ''مرحبا'' کہا۔ ان کے قبول اسلام کا مفصل واقعہ یوں ہے:

حافظ بیہقیؒ نے ''دلائل النبوۃ'' میں ''باب ذکر اسلام خالد بن الولید رضی اللّٰہ عنہ'' کے تحت لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں: جب اللہ عزوجل نے میرے متعلق خیر کا ارادہ فرمایا تو میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی، اور میری ہدایت کے اسباب مہیا فرمادیئے۔ یوں تو جنگ کا کوئی مقام ایسا نہیں تھا جہاں رسول اللہ ﷺ سے آمنا سامنا نہ ہوا ہو، مگر میں ہر مقام پر کنارہ کشی اختیار کرلیتا۔ لیکن ہمیشہ دل میں سوچتا رہتا تھا کہ ایک نہ ایک دن ضرور رسول اللہ ﷺ غالب آکر رہیں گے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مقام حدیبیہ میں قریش سے مصالحت فرمائی تو میں نے قریش کا ساتھ چھوڑتے ہوئے دل میں سوچا کہ میں اب کہاں جاؤں؟ نجاشی شاہ حبشہ کی طرف جاؤں تو وہاں حضور ﷺ کے متبعین حضرات صحابہ کرامؓ موجود ہیں!۔ ان سے سابقہ پڑے گا۔ کبھی دل میں کہتا کہ ھرقل (روم کے بادشاہ) کی جانب جاؤں تو پھر یہ خیال ستاتا کہ اپنے دین سے نکل کر نصرانیت یا یہودیت کو اپنانا پڑے گا، یوں ایک عربی النسل ہوکر عجمیوں کے تابع ہوکر رہنا پڑے گا، یہ تو میرے لئے بہت بڑے عیب کی بات ہے۔ یا پھر جیسے بن پڑے تو گھر میں ہی پڑے پڑے وقت گزاروں۔

چنانچہ میں ابھی اسی ادھیڑ بن میں ہی تھا کہ یکا یک رسول اللہ ﷺ ''عمرۃ القضاء'' کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ جوں ہی مجھے معلوم ہوا تو میں چھپ گیا۔ میرے بھائی ولید بن الولیدؓ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ''عمرۃ القضاء'' کے لئے آئے تو انہوں نے مجھے بلایا، تلاشِ بسیار کے بعد جب میں نہ ملا تو میری طرف ایک خط لکھ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا: ''بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم: اما بعد: مجھے آپ کے اسلام سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر حیرت وتعجب ہے! حالانکہ آپ کامل العقل ہیں، اور بلا کے صاحب خرد ہیں، اور اسلام جیسی عظیم الشان دولت کو تو کوئی جاہل ہی ترک کرسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے متعلق

خصوصیت سے دریافت فرمایا ہے کہ خالدؓ کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: جہاں بھی ہے اللہ تعالیٰ ضرور اسے لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس جیسا ذہین آدمی تو اسلام سے جاہل نہیں ہونا چاہیے! اب بھی اس کی خیر اسی میں ہے کہ قبولیت اسلام کے بعد اور اسلام کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد کے بعد اپنی تمام تر صلاحیتیں اسلام کے لئے صَرف کرے گا تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے اور دوسروں پر اسے ترجیح دیں گے۔

میرے برادر! مضٰی ما مضٰی! یقیناً آپ بہت سارے مقامات میں اپنے صالح کارنامے سرانجام دینے سے قاصر رہے تاہم اب بھی وقت ہے آجایئے! اور تلافیٔ مافات کیجئے!''

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ جب میرے بھائی کا خط مجھے ملا، اسے پڑھا تو مزید اسلام کی رغبت میرے قلبِ حزیں میں جاگزیں ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے قلبی طور پر مسرور ہوا تو اب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کے لئے کلی طور پر مستعد ہو گیا۔ قبل ازیں ایک خواب بھی دیکھ چکا تھا، خواب میں کیا دیکھتا ہوں گویا میں ایک تنگ و تاریک اور خشک سالی کے مقام پر ہوں پھر کیا دیکھتا ہوں؟ کہ وہاں سے نکل کر ہری بھری اور وسیع و عریض زمین میں آگیا ہوں! خواب سے بیداری پر میں نے دل میں سوچا کہ واقعی یہ اہم خواب ہے! جب مدینہ منورہ پہنچا تو دل میں سوچا کہ ضرور میں اس خواب کا تذکرہ حضرت ابوبکرؓ سے عرض کروں گا، چنانچہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ خواب بتلایا تو انہوں نے یہ تعبیر ارشاد فرمائی کہ تنگ مقام سے مراد شرک ہے، اور ہرے بھرے اور وسیع و عریض مقام سے مراد اسلام ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی فرمائی اور آپ کو قبولیت اسلام کی توفیق بخشی۔

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کا پختہ ارادہ کر لیا تو دل میں سوچا کہ کس کی رفاقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دوں؟ یہ سوچتے ہوئے گھر آیا، مدینہ منورہ جانے کے لئے سواری تیار کی، اتنے میں حضرت عثمان بن ابی طلحہؓ سے ملاقات ہو گئی، انہیں میں نے اپنے ارادے سے مطلع و باخبر کیا کہ میں بوقتِ صبح مدینہ منورہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، یہ سنتے ہی انہوں نے فوراً اپنا پروگرام بتایا کہ میں بھی صبح صبح نکلنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اور وہ دیکھو! میں نے''(مکہ مکرمہ کی وادی) فَــــخ''میں اپنی اونٹنی بٹھا رکھی ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ ہم سحور کے وقت اندھیرے میں نکلے ابھی صبح صادق نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ ہم''یَأْجِج''مقام پر اکٹھے ہو گئے، چلتے چلتے جب صبح کے وقت مقام''ھداۃ''پر پہنچے تو وہاں حضرت عمرو بن العاصؓ سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی''مــرحــبــا بــالــقــوم''(اے لوگو! تمہیں خوش آمدید!) کہا۔ ہم نے کہا''وَبِکَ''(اور آپ کو بھی خوش آمدید!)

حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا: کہ تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ ہم نے کہا: خیر سے آپ کہاں تشریف

لے جارہے ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ ہم نے کہا ہم تو قبولیتِ اسلام اور اتباع محمد ﷺ کی غرض وارادے سے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہی داعیہ مجھے بھی لے جارہا ہے، حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں: کہ ہم سبھی ایک ساتھ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ آپہنچے۔

دوپہر کے وقت ہم نے اپنی اونٹنیاں ''حـــرّہ'' کے میدان میں بٹھائیں، ادھر رسول اللہ ﷺ کو ہمارے پہنچنے کی خبر بھی مل گئی۔ آپ ﷺ بے حد مسرور ہوئے۔ میں نے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا، اتنے میں میرے بھائی مجھے مل گئے تو انہوں نے کہا کہ جلدی آیئے! رسول اللہ ﷺ کو تمہارے آنے کی خبر موصول ہوگئی ہے، آپ ﷺ تمہارے آنے سے بے حد مسرور ہیں اور تمہاری ملاقات کی انتظار فرما رہے ہیں، چنانچہ ہم جلدی جلدی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچے، آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ مجھے دیکھ کر کافی دیر مسکراتے رہے، میں نے آپ ﷺ کی نبوت کو اچھے طریقے سے جانا پہچانا اور آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے انتہائی خندہ پیشانی اور غایت فرحت کے ساتھ سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

میں نے کہا ''انی اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و انک رسول اللّٰہ'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے! جس نے تمہیں ہدایت بخشی! بلا شبہ میں آپ کو صاحبِ خرد وعقل ہی سمجھتا تھا۔ اور مجھے اللہ سے قوی امید تھی کہ ضرور آپ کی ذہانت وعقل آپ کو خیر کی جانب لے آئے گی۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے تمام جنگی وجہادی مقامات میں جہاں بھی آپ کا سامنا ہوا تو جان بوجھ کر دین حق سے معاند رہا، اب آپ اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت کی دعا فرمادیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام تو سابقہ گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کے باوصف پھر بھی دعا فرمادیں! چنانچہ آپ نے دستِ دعا بلند فرمائے اور فرمایا: اے اللہ! خالد بن ولیدؓ کی ان تمام تقصیرات کو معاف فرما! جو ان سے تیرے راستے (دینِ اسلام) سے دور رہنے پر سرزد ہوئیں۔

حضرت خالدؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاصؓ اور عثمان بن طلحہؓ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ اور ہمارا یہ سفر اور ہجرت الی المدینہ ۸ ہجری ماہ صفر میں ہوئی۔ قسم بخدا! جب سے میں مسلمان ہوا تب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی بھی مقام میں دیگر صحابہ کرامؓ سے پیچھے نہیں رکھا۔

اندازہ کیجئے! کہ کس قدر اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ذہانت وعقل سے نوازا تھا جس کی بناء پر انہوں نے ہجرت کی اور اسلام قبول کیا اور جہاد فی سبیل اللہ کرکے ''سیف اللہ المسلول'' کے لقب سے ملقب ہوئے، اور فتوحات کے قائد بنے، اور بڑے بڑے معرکے بہادری سے سر کئے۔

فضائل ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے کوفہ میں سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے افضل عورت مریم بنت عمران ہیں اور حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ اپنے زمانے کی سب عورتوں سے افضل ہیں۔ ابوکریبؒ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت وکیعؒ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ بھی کیا۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۴)

۲...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں میں سے تو بہت سے مرد کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے یہ عورتیں کامل ہوئی ہیں۔ مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ، فرعون کی بیوی اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ (مسلم شریف ج ص ۲۸۴)

۳...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں، آپ کے پاس برتن لے کر آئیں گی۔ اس برتن میں سالن یا کھانا یا پینے کی چیز ہے۔ جب آئیں تو ان کو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام فرمائیں اور ان کو جنت میں ایسے محل کی خوشخبری دے دیں کہ جو خول دار موتیوں کا بنا ہوا ہے۔ جس محل میں نہ کسی قسم کا شور ہوگا نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۴)

۴...... سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر رشک کیا ہے۔ حالانکہ حضرت خدیجہؓ میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں اور وجہ یہ تھی کہ میں آپ ﷺ کو سنتی تھی کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرمایا کرتے تھے (آگے روایت میں ہے کہ کثرت سے ذکر فرماتے تھے) اور آپ ﷺ کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت خدیجہؓ کو جنت میں خول دار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح فرماتے تھے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۴)

۵...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک دن میں نے ناراض ہوکر کہہ دیا: ''خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ کی محبت کا مجھے رزق دیا گیا ہے۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۸۴)

۶...... حضرت سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجہؓ کی وفات تک دوسری شادی نہیں کی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۴)

۷...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلدؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! ہالہ بن خویلد کی حفاظت فرما تو مجھے غیرت ورشک آیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کا ہی تذکرہ کرتے رہتے ہیں جو کہ سرخ مسوڑھوں والی (یعنی دانت گر گئے تھے) باریک پنڈلیوں والی تھیں، ایک زمانہ سے انتقال کر چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بدل دیا ہے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۸۴)

(فائدہ: امام نوویؒ نے نقل کیا ہے کہ اس طرح کی غیرت عورتوں پر قابل گرفت نہیں۔ اسی واسطے حضور علیہ السلام نے سیدہ عائشہؓ کو کچھ نہیں فرمایا۔)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

اگر اللہ کو منظور ہوتا اور عمر بن عبدالعزیز کو اپنے کسی پیشرو کی مدت خلافت مل جاتی تو پوری اسلامی مملکت میں دیرپا اور گہرا انقلاب ہو جاتا اور مسلمانوں کی تاریخ ہی دوسری ہوتی۔ لیکن بنی امیہ جن کو اپنے اس فرد خاندان کی خلافت میں سب سے بڑی قربانی کرنی پڑی تھی اور جو اپنی بے تکلف مجلسوں میں حضرت عمرؓ کے گھرانے میں رشتہ کرنے پر بہت پچھتاتے رہتے تھے، زیادہ دن تک اس مجاہدہ کو برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے جلد ان سے خلاصی حاصل کر کے مسلمانوں کو اس عطیہ خداوندی سے محروم کر دیا۔ سیدنا عمر بن عبدالعزیز کل دو سال پانچ مہینے خلافت کر کے ۱۰۱ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس بات کے آثار وقرائن موجود ہیں کہ ان کے خاندان نے ان کو زہر دیا۔ (دعوت وعزیمت ج۱ص۶۸)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور ان کی مقبولیت

اس خلوص، دینی انہماک اور علمی وروحانی کمالات کا یہ اثر تھا کہ سارا بصرہ ان کا گرویدہ تھا۔ ۱۱۰ھ میں ان کا جب انتقال ہوا تو سارے شہر نے ان کے جنازہ کی مشایعت کی اور بصرہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ پوری آبادی کے قبرستان چلے جانے کی وجہ سے اس دن شہر کی جامع مسجد میں عصر کی نماز نہیں ہو سکی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے روحانی وعلمی جانشینوں نے اور اپنے اپنے زمانہ کے داعیوں نے ''دعوت الی اللہ'' دعوت آخرت اور دعوت ایمان وعمل کے تسلسل کو جاری رکھا اور درمیان میں کوئی خلا واقع نہیں ہونے دیا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے ۲۲ برس بعد خلافت امویہ کا خاتمہ اور خلافت عباسیہ کا آغاز ہوا اور دمشق کے بجائے بغداد دارالخلافہ اور پورے مشرق کا مرکز توجہ بن گیا۔ (دعوت وعزیمت ج۱ص۸۶،۸۷)

فتنۂ خلق قرآن......خلیفہ معتصم اور امام احمد بن حنبلؒ

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

امام احمد بن حنبلؒ اس واقعہ کو خود تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں جب اس مقام پر پہنچا جس کا نام باب البستان ہے تو میرے لئے سواری لائی گئی اور مجھ کو سوار ہونے کا حکم دیا گیا۔ مجھے اس وقت کوئی سہارا دینے والا نہیں تھا اور میرے پاؤں میں بوجھل بیڑیاں تھیں۔سوار ہونے کی کوشش میں کئی مرتبہ اپنے منہ کے بل گرتے گرتے بچا۔آخر کسی نہ کسی طرح سوار ہوا اور معتصم کے محل میں پہنچا۔ مجھے ایک کوٹھری میں داخل کر دیا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔آدھی رات کا وقت تھا اور وہاں کوئی چراغ نہیں تھا۔ میں نے نماز کے لئے مسح کرنا چاہا اور ہاتھ بڑھایا تو پانی کا ایک پیالہ اور طشت رکھا ہوا ملا۔ میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اگلے دن معتصم کا قاصد آیا اور مجھے خلیفہ کے دربار میں لے گیا۔ معتصم بیٹھا ہوا تھا۔قاضی القضاۃ ابن ابی داؤد بھی موجود تھا اور ان کے ہم خیالوں کی ایک بڑی جمعیت تھی۔ ابوعبدالرحمٰن الشافعی بھی موجود تھے۔ اسی وقت دو آدمیوں کی گردنیں بھی اڑائی جا چکی تھیں۔ میں نے ابوعبدالرحمٰن الشافعی سے کہا کہ تم کو امام شافعیؒ سے مسح کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ ابن ابی داؤد نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو کہ اس کی گردن اڑائی جانے والی ہے اور یہ فقہ کی تحقیق کر رہا ہے۔

معتصم نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ وہ برابر مجھے پاس بلاتا رہا یہاں تک کہ میں اس سے بہت قریب ہو گیا۔اس نے کہا بیٹھ جاؤ۔ میں بیڑیوں سے تھک گیا تھا اور بوجھل ہو رہا تھا۔تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے۔خلیفہ نے کہا کہو! میں نے کہا کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسول نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا لا الہ الا اللہ کی شہادت کی طرف۔ میں نے کہا تو میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کے جدامجد ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایمان کے بارے میں آپ سے سوال کیا۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ کا نکالنا۔اس پر معتصم نے کہا کہ اگر تم میرے پیش رو کے ہاتھ پہلے نہ آ گئے ہوتے تو میں تم سے تعرض نہ کرتا۔ پھر عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی طرف

مخاطب ہوکر کہا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اس آزمائش کو ختم کرو۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ اکبر! اس میں تو مسلمانوں کے لئے کشائش ہے۔ خلیفہ نے علماء حاضرین سے کہا کہ ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو۔ پھر عبدالرحمٰن سے کہا کہ ان سے گفتگو کرو۔ یہاں امام احمد اس مناظرہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی بات کرتا اور میں اس کا جواب دیتا، دوسرا بات کرتا اور میں اس کا جواب دیتا۔ معتصم کہتا: احمد! تم پر خدا رحم کرے، تم کیا کہتے ہو؟ میں کہتا امیرالمؤمنین! مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھایئے تو میں اس کا قائل ہوجاؤں۔ معتصم کہتا کہ اگر یہ میری بات قبول کرلیں تو میں اپنے ہاتھ سے ان کو آزاد کردوں اور اپنی فوج ولشکر کے ساتھ ان کے پاس جاؤں اور ان کے آستانہ پر حاضر ہوں۔ پھر کہتا احمد! میں تم پر بہت شفیق ہوں اور مجھے تمہارا ایسا ہی خیال ہے جیسے اپنے بیٹے ہارون کا۔ تم کیا کہتے ہو؟ میں وہی جواب دیتا کہ مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھاؤ تو میں قائل ہوں۔ جب بہت دیر ہوگئی تو وہ اکتا گیا اور کہا جاؤ۔ مجھے قید کردیا اور میں اپنی پہلی جگہ پر واپس کردیا گیا۔

اگلے دن پھر مجھے طلب کیا گیا اور مناظرہ ہوتا رہا اور میں سب کا جواب دیتا رہا۔ یہاں تک کہ زوال کا وقت ہوگیا۔ جب اکتا گیا تو کہا کہ ان کو لے جاؤ۔ تیسری رات میں سمجھا کہ کل کچھ ہوکر رہے گا۔ میں نے ڈوری منگوائی اور اس سے اپنی بیڑیوں کو کس لیا اور جس ازار بند سے میں نے بیڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ اس کو اپنے پائجامہ میں پھر ڈال لیا کہ کہیں کوئی سخت وقت آئے اور میں برہنہ ہوجاؤں۔ تیسرے روز مجھے پھر طلب کیا گیا۔ میں نے دیکھا دربار بھرا ہوا ہے۔ میں مختلف ڈیوڑھیاں اور مقامات طے کرتا ہوا آگے بڑھا۔ کچھ لوگ تلواریں لئے کھڑے تھے اور کچھ لوگ کوڑے لئے۔ اگلے دونوں دن کے بہت سے لوگ آج نہیں تھے۔ جب میں معتصم کے پاس پہنچا تو کہا بیٹھ جاؤ۔ پھر کہا ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو۔ لوگ مناظرہ کرنے لگے۔ میں ایک کا جواب دیتا، پھر دوسرے کا جواب دیتا۔ میری آواز سب پر غالب تھی۔ جب دیر ہوگئی تو مجھے الگ کردیا اور ان کے ساتھ تخلیہ میں کچھ بات کہی۔ پھر ان کو ہٹا دیا اور مجھے بلالیا۔ پھر کہا: احمد! تم پر خدا رحم کرے۔ میری بات مان لو۔ میں تم کو اپنے ہاتھ سے رہا کروں گا۔ (معتصم امام احمد کے معاملہ میں نرم پڑ گیا تھا۔ مگر احمد بن داؤد برابر اس کو گرم کرتا رہا اور غیرت دلاتا رہا کہ لوگ کہیں گے کہ معتصم اپنے بھائی مامون کے مسلک سے ہٹ گیا۔)

میں نے پہلا سا جواب دیا۔ اس پر اس نے برہم ہوکر کہا کہ ان کو پکڑو، کھینچو اور ان کے ہاتھ اکھیڑ دو۔ معتصم کرسی پر بیٹھ گیا، جلاّدوں اور تازیانہ لگانے والوں کو بلایا۔ جلاّدوں سے کہا آگے بڑھو۔ ایک آدمی آگے بڑھتا اور مجھے دو کوڑے لگاتا۔ معتصم کہتا زور سے کوڑے لگاؤ۔ پھر وہ ہٹ جاتا اور دوسرا آتا اور دو کوڑے لگاتا۔ انیس کوڑوں کے بعد پھر معتصم میرے پاس آیا اور کہا: کیوں احمد اپنی جان کے پیچھے پڑے

ہو۔ بخدا مجھے تمہارا بہت خیال ہے۔ ایک شخص ''عجیف'' مجھے اپنی تلوار کے دستے سے چھیڑتا اور کہتا کہ تم ان سب پر غالب آنا چاہتے ہو۔ دوسرا کہتا کہ اللہ کے بندے! خلیفہ تمہارے سر پر کھڑا ہوا ہے۔ کوئی کہتا کہ امیر المؤمنین آپ روزے سے ہیں اور آپ دھوپ میں کھڑے ہوئے ہیں۔ معتصم پھر مجھ سے بات کرتا اور میں اس کو وہی جواب دیتا۔ وہ پھر جلاد کو حکم دیتا کہ پوری قوت سے کوڑے لگاؤ۔ امامؒ کہتے ہیں کہ پھر اسی اثناء میں میرے حواس جاتے رہے۔ جب میں ہوش میں آیا تو دیکھا کہ بیڑیاں کھول دی گئی ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم نے تم کو اوندھے منہ گرادیا، تم کو روندھا۔ احمد کہتے ہیں کہ مجھ کو کچھ احساس نہیں ہوا۔''

(تاریخ الاسلام للذہبی، ترجمۃ الامام احمد ص۴۱، ۴۹ باختصار وتلخیص)

بے نظیر عزیمت واستقامت

اس کے بعد احمد بن حنبلؒ کو گھر پہنچا دیا گیا۔ جب سے وہ گرفتار کئے گئے، رہائی کے وقت تک اٹھائیس مہینے ان کو حبس میں گزرے۔ ان کو ۳۳، ۳۴ کوڑے لگائے گئے۔ ابراہیم بن مصعب جو سپاہیوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے زیادہ جری اور دلیر نہیں دیکھا۔ ان کی نگاہ میں ہم لوگوں کی حقیقت بالکل مکھی کی سی تھی۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ احمد کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ایک کوڑا ہاتھی پر پڑتا تو چیخ مار کر بھاگتا۔ ایک صاحب جو واقعہ کے وقت موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ امام روزے سے تھے۔ میں نے کہا بھی کہ آپ روزے سے ہیں اور آپ کو اپنی جان بچانے کے لئے اس عقیدہ کا اقرار کر لینے کی گنجائش ہے۔ لیکن انہوں نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ ایک مرتبہ پیاس کی بہت شدت ہوئی تو پانی طلب کیا۔ آپ کے سامنے برف کے پانی کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو ہاتھ میں لیا اور کچھ دیر اس کو دیکھا۔ پھر بغیر پیے واپس کر دیا۔　(تاریخ الاسلام للذہبی، ترجمۃ الامام احمد ص۴۹، ۵۰ باختصار وتلخیص)

صاحبزادہ کہتے ہیں کہ انتقال کے وقت میرے والد کے جسم پر ضرب کے نشان تھے۔ ابوالعباس الرّقی کہتے ہیں کہ احمد جب رقّہ میں محبوس تھے تو لوگوں نے ان کو سمجھانا چاہا اور اپنے بچاؤ کرنے کی حدیثیں سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ: خبّاب کی حدیث کا کیا جواب ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پہلے بعض بعض لوگ ایسے تھے جن کے سر پر آرا رکھ کر چلا دیا جاتا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے دین سے ہٹتے نہیں تھے۔ یہ سن کر لوگ ناامید ہو گئے اور سمجھ گئے کہ وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور سب کچھ برداشت کریں گے۔

امام احمدؒ کا کارنامہ اور اس کا صلہ

امام احمد کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور مسلمان ایک بڑے دینی خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ جن لوگوں نے اس دینی ابتلاء میں حکومت وقت کا ساتھ دیا تھا اور موقع

پرستی اور مصلحت شناسی سے کام لیا تھا۔ وہ لوگوں کی نگاہوں سے گر گئے اور ان کا دینی وعلمی اعتبار جاتا رہا۔ اس کے بالمقابل امام احمد کی شان دوبالا ہوگئی۔ ان کی محبت اہل سنت اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کا شعار اور علامت بن گئی۔ ان کے ایک معاصر قتیبہ کا مقولہ ہے کہ: ''اذا رأیت الرجل یحب احمد بن حنبل فاعلم انہ صاحب سنۃ'' ترجمہ: جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبل سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت کا متبع ہے۔ (ترجمۃ الامام احمد من تاریخ الاسلام للذہبی ص ۱۶)

ایک دوسرے عالم احمد بن ابراہیمؒ الدورقی کا قول ہے: ''من سمعتموہ یذکر احمد بن حنبل بسوءٍ فاتھموہ علی الاسلام'' ترجمہ: جس کو تم احمد بن حنبلؒ کا ذکر برائی سے کرتے سنو اس کے اسلام کو مشکوک نظر سے دیکھو۔ (تاریخ بغداد للخطیب ج ۴ ص ۴۲۱)

امام احمدؒ حدیث میں امام وقت تھے۔ مسند کی ترتیب وتالیف ان کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ وہ مجتہد فی المذہب اور امام مستقل ہیں۔ وہ بڑے زاہد وعابد تھے۔ یہ سب فضیلتیں اپنی جگہ پر مسلم ہیں۔ لیکن ان کی عالمگیر مقبولیت ومحبوبیت اور عظمت وامامت کا اصل راز ان کی عزیمت اور استقامت اس فتنۂ عالم آشوب میں دین کی حفاظت اور اپنے وقت کی سب سے بڑی بادشاہی کا تنہا مقابلہ تھا۔ یہی ان کی قبول عام اور بقائے دوام کا اصل سبب ہے:

آوازۂ خلیل ز تعمیر کعبہ نیست　　مشہور شد ازاں کہ در آتش نکو نشست

ان کے معاصرین نے جنہوں نے اس فتنہ کی عالم آشوبی دیکھی تھی۔ ان کے اس کارنامہ کی عظمت کا بڑی فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے اور اس کو دین کی بروقت حفاظت اور مقام صدیقیت سے تعبیر کیا ہے۔ ان کے ہم عصر اور ہم استاد مشہور محدّث وقت علی بن المدینی (جو امام بخاری کے مایۂ ناز استاد ہیں) کا ارشاد ہے: ''ان اللہ اعز ھذا الدین بر جلین لیس لھما ثالث، ابوبکر الصدیق یوم الردۃ واحمد بن حنبل یوم المحنۃ'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس دین کا غلبہ وحفاظت کا کام دو شخصوں سے لیا ہے۔ جن کا کوئی تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا۔ ارتداد کے موقع پر ابوبکر صدیقؓ اور فتنۂ خلق قرآن کے سلسلہ میں احمد بن حنبلؒ۔

(تاریخ بغداد للخطیب ج ۴ ص ۴۱۸)

اس عظمت ومقبولیت کا نتیجہ یہ تھا کہ ۲۴۱ھ میں جب اس امام سنت نے انتقال کیا تو سارا شہر امنڈ آیا۔ کسی کے جنازہ پر خلقت کا ایسا ہجوم اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کا اندازہ یہ ہے کہ آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں تھیں۔ (ترجمۃ الامام احمد للذہبی، تاریخ ابن خلکان)

(دعوت وعزیمت ج ۱ ص ۱۲۲ تا ۱۲۸)

قرآن مجید کی پیشین گوئیاں

مولانا عتیق الرحمٰن

غلبہ روم کی پیش گوئی

۶۱۴ء میں فارس (ایران) نے روم کو جنگ میں شکست دی۔ اہل فارس بت پرست تھے اور رومی اہل کتاب۔ آپ ﷺ کو نبوت ۶۱۰ء میں عطا کی گئی تھی۔ یوں ابھی نبوت کے چار سال گزرے تھے تو یہ واقعہ پیش آیا۔ اس واقعہ پر مشرکین مکہ خوش ہو رہے تھے کہ اہل فارس اور ہم ایک عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کا رومیوں کو شکست دینا دلیل ہے کہ ہم اور وہ حق پر ہیں اور مسلمان غمگین تھے کہ رومی اہل کتاب ہونے کے ناطے ہمارے بھائی ہیں۔ اس غم اور رنج کو دور کرنے کے لئے قرآن نے پیشین گوئی کی کہ: ’’رومی جو مغلوب ہوگئے ہیں عنقریب چند سالوں بعد غالب آجائیں گے اور اس دن مؤمن خوش ہوں گے۔‘‘ قرآن کی پیشین گوئی میں لفظ ’’بضع سنین‘‘ آیا ہے۔

عربی زبان میں بضع تین سے لے کر نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے۔ لہٰذا اس پیشین گوئی کے ساتویں سال اہل فارس اور رومیوں کے درمیان جنگ ہوئی اور رومی فارسیوں پر غالب آئے۔ عین اسی دن مسلمانوں کی مشرکین مکہ کے ساتھ بدر میں لڑائی ہوئی اور فتح و نصرت حاصل ہوئی اور رومیوں کے غالب آنے کی خبر سن کر اور زیادہ مسرور ہوئے۔ اس ضمن میں مشرکین مکہ کو مزید خزلان و خسران نصیب ہوا۔ یہ پیشین گوئی سورہ روم کی آیت نمبر۲: ’’غلبت الروم‘‘ میں کی گئی ہے۔

مسجد الحرام میں داخلہ کی پیش گوئی

حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے ہی تھے کہ مکہ والوں نے روک لیا اور عمرہ نہ کرنے دیا۔ یہاں ایک معاہدہ ہوا۔ جس کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ صلح کر کے مسلمان واپس ہوتے ہوئے پریشان تھے کہ عمرہ ادا نہ کر سکے اور نہ ہی مسجد حرام میں داخل ہو سکے۔ اس پر قرآن نے سورہ فتح کی آیت نمبر ۲۸ ’’لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین...... الخ‘‘ میں پیشین گوئی کی کہ: ’’تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ ان شاء اللہ امن کے ساتھ‘‘ یوں یہ پیشین گوئی اس صلح کے اگلے سال ہی پوری ہوگئی۔

آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی پیش گوئی

جناب نبی کریم ﷺ نے مشرکین کو دعوت اسلام دی تو وہ آپ کے سخت دشمن ہوگئے اور آپ کے قتل کی سازشیں کرنے لگے۔ ادھر صحابہ کرامؓ نے رات کے وقت آپ کے گھر کا پہرہ دینا شروع کردیا تاکہ کفار آپ کو نقصان نہ پہنچا سکیں تو اس پر قرآن نے سورۃ مائدہ آیت ۶۷ ’’واللہ یعصمک من الناس‘‘ میں پیشین گوئی کی کہ: ’’آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اس کی آگے تبلیغ کرتے رہیں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے گا لوگوں سے‘‘ اس آیت کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کو پہرہ دینے سے منع کردیا اور فرمایا جاؤ جاکے آرام کرو۔ میری حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ یوں یہ پیشین گوئی سچی ثابت ہوئی کہ کئی بار کفار نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی، لیکن ناکام ونامراد ہوئے۔

آپ ﷺ کی آفاقی بلندی

جب آپ ﷺ مشرکین مکہ کو دعوت اسلام دیتے تھے اور وہ جواب میں تکلیفیں دیتے تھے تو آپ ﷺ پریشان ہوتے تھے۔ اس پریشانی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ الانشراح آیت نمبر۴ ’’ورفعنا لک ذکرک‘‘ میں پیشین گوئی کی کہ ہم نے آپ کا ذکر مبارک اونچا کردیا۔ یعنی آپ کا تذکرہ دنیا کے ہر کونے میں ہوگا۔ یہ ذکر بلند کس طرح ہوا؟ مکہ معظمہ میں آپ تنہا تھے، آپ نے دین کی دعوت دی تو آپ کے مخالفین نے آپ کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ لیکن آپ ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے روز بروز اونچا کیا دیکھتے ہی دیکھتے پہلے مکہ میں آپ کی شہرت ہوئی۔ پھر اردگرد شہرت ہوئی۔ لوگ جوق در جوق آپ پر ایمان لانے لگے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی زندگی مبارک کے اندر پورے جزیرہ عرب میں آپ کی حکومت کا ڈنکا بجنے لگا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا۔ وہاں آپ ﷺ کا بھی ذکر مبارک ہوا۔ کلمہ کے ساتھ مستقل جزء بنادیا گیا۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اسی طرح اذان کے اندر مستقل جزء بنادیا گیا۔ اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ تو جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے رسول کا تذکرہ بھی آتا ہے۔ جس کو لوگوں نے مٹانے کی کوشش کی تھی۔ اللہ نے اتنا اونچا کردیا جیسے اللہ کی شان نمایاں ہے۔ اسی طرح اللہ کے ساتھ اللہ کے رسول کی شان بھی نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ایسا بلند کیا کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام وہ نام محمد ہے۔ اسی طرح قرآن نے جو پیشین گوئی کی تھی وہ آج بھی روز بروز سچی ہورہی ہے اور آپ کا ذکر بلند سے بلند ہوتا جارہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔

آپ ﷺ کے نام کا ڈنکا

سرور کائنات ﷺ کی اولاد میں سے حضرت قاسمؓ جس وقت فوت ہوئے تو بعض مشرکوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ آپ ﷺ کے وصال پا جانے کے بعد اس کا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ انہوں نے جب یہ کہا تو اللہ نے ان کو جواب دیتے ہوئے سورہ کوثر آیت نمبر۳: ’’ان شانئک ھو الابتر ‘‘ میں پیشین گوئی کی کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کا ذکر خیر باقی نہیں رہے گا اور آپ کا کوئی نام لینے والا نہیں ہوگا۔ لیکن ہم یہ فیصلہ سناتے ہیں کہ آپ کا نام باقی رہے گا اور آپ کے دشمنوں کا نام ونشان مٹ جائے گا اور ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ یہ پیشین گوئی آج تک سچی ثابت آرہی ہے کہ کفار مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کے بارے میں کوئی حرف خیر کہنے والا نہیں اور آپ ﷺ کا ذکر ہر طرف گونج رہا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لاہور کا تبلیغی دورہ ۷ تا ۱۲ جنوری ۲۰۲۱ء کیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم نے پروگرامات ترتیب دیئے۔ جن کی اجمالی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں: ۷؍جنوری مولانا مفتی حمید اللہ جانؒ کے مدرسہ جامعۃ الحمید رائے ونڈ روڈ میں تخصص کے طلباء سے عقیدہ ختم نبوت پر خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد فاطمہ اسلامیہ پارک لاہور میں بیان ہوا۔ ......۸؍جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد رحیمیہ مسرت کالونی گلشن راوی اے بلاک میں مولانا مسعود احمد خطیب مسجد ہذا کی زیرنگرانی ارشاد فرمایا۔ ......۹؍جنوری صبح گیارہ بجے مدرسہ سراج العلوم رحمان پورہ میں طلبہ واساتذہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد بسم اللہ نشاط کالونی میں درس قرآن بسلسلہ ختم نبوت ارشاد فرمایا۔ ......۱۰؍جنوری مدرسہ جامعہ امداد العلوم رحمان پورہ میں بعد نماز ظہر دوسو طلبہ کرام اور اساتذہ کرام سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں بیان فرمایا۔ بعدازاں جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰ بادامی باغ میں ختم نبوت کورس میں لیکچر دیا۔ ......۱۱؍جنوری جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی سرپرستی میں ۱۹۶۱ء میں قائم کیا گیا۔ حضرت مولانا شاہ محمد مدظلہ جامعہ کے مہتمم ہیں۔ موصوف تلہ گنگ چکوال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مدرسہ میں مولانا عظمت حیات کی مساعی جمیلہ سے گیارہ بجے تا بارہ بجے پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں تحریک ختم نبوت میں علماء کرام کا کردار کے عنوان پر بیان ہوا۔ جامعہ مسجد محمد رسول اللہ ﷺ حیاموسیٰ مولانا سید جنید شاہ متحرک اور فعال نوجوان عالم دین ہیں۔ شاہدرہ کے علاقہ میں بھرپور طریقہ سے جماعتی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ سے جامع مسجد محمد رسول اللہ حیاموسیٰ میں ۱۱؍جنوری مغرب سے عشاء تک کورس طرز کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں اکیڈمی کے طلباء نے شرکت کی۔ ۱۲؍جنوری کو مدرسہ اشرف العلوم عنایت پارک حیاموسیٰ شاہدرہ لاہور میں ختم نبوت کے سلسلے میں بیان ہوا۔ خصوصی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔

مقرب علماء آخرت کی چند علامتیں

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جو عالم دنیادار ہو وہ احوال کے اعتبار سے جاہل سے زیادہ کمینہ ہے اور عذاب کے اعتبار سے زیادہ سختی میں مبتلا ہوگا، کامیاب اللہ تعالیٰ کے یہاں مقرب علماء آخرت ہیں جن کی چند علامتیں یہ ہیں:

۱...... اپنے علم سے دنیا نہ کماتا ہو۔ عالم کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت کا، اس کے کمینہ پن کا، اس کے مکدّر ہونے کا، اس کا جلد ختم ہو جانے کا اس کو احساس ہو۔ آخرت کی عظمت، اس کا ہمیشہ رہنا، اس کی نعمتوں کی عمدگی کا احساس ہو اور یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ دنیا اور آخرت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

۲...... دوسری علامت یہ ہے کہ اس کے قول وفعل میں تعارض نہ ہو دوسروں کو خیر کا حکم کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے۔ اتأمرون الناس با لبر وتنسون انفسکم و انتم تتلون الکتاب. کیا غضب ہے کہ دوسروں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو کتاب کی۔

حضرت حاتمؒ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس عالم سے زیادہ حسرت والا کوئی نہ ہوگا جس کی وجہ سے دوسروں نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا، وہ تو کامیاب ہوگئے اور وہ خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے ناکام رہا۔

۳...... تیسری علامت یہ ہے کہ ایسے علوم میں مشغول ہو جو آخرت میں کام آنے والے ہوں۔ نیک کاموں میں رغبت پیدا کرنے والے ہوں۔ ایسے علوم سے احتراز کرے جن کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے یا نفع کم ہے۔ ہم لوگ اپنی نادانی سے ان کو بھی علم کہتے ہیں جن سے صرف دنیا کمانا مقصود ہو۔

۴...... چوتھی علامت یہ ہے کہ کھانے پینے کی اور لباس کی عمدگیوں اور بہترائیوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ ان چیزوں میں اعتدال اختیار کرے۔ بزرگوں کے طرز کو اختیار کرے۔ ان چیزوں میں جتنا کمی کی طرف اس کا میلان بڑھے گا اللہ تعالیٰ شانہ سے اتنا ہی اس کا قرب بڑھتا جائے گا اور علمائے آخرت میں اتنا ہی اس کا درجہ بلند ہوتا جائے گا۔

۵...... پانچویں علامت یہ ہے کہ سلاطین اور حکام سے دور رہیں۔ (بلاضرورت) ان کے پاس ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ وہ خود بھی آئیں تو ملاقات کم رکھیں۔ اس لئے کہ ان کے ساتھ میل جول، ان کی خوشنودی اور رضا جوئی میں تکلف برتنے سے خالی نہ ہوگا۔ وہ لوگ اکثر ظالم اور ناجائز امور کا ارتکاب کرنے والے ہوتے

ہیں۔ جس پر انکار کرنا ضروری ہے۔ ان کے ظلم کا اظہار ان کے ناجائز فعل پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، اور اس پر سکوت دین میں مداہنت ہے۔ اگر ان کی خوشنودی کے لئے ان کی تعریف کرنا پڑے تو یہ صریح جھوٹ ہے اور ان کے مال کی طرف اگر طبیعت کو میلان ہوا اور طمع ہوئی تو ناجائز ہے۔ بہر حال ان کا اختلاط بہت سے مفاسد کی جڑ ہے۔

۶...... چھٹی علامت یہ ہے کہ فتویٰ صادر کر دینے میں جلدی نہ کرے مسئلہ بتانے میں بہت احتیاط کرے ،حتی الوسع اگر کوئی دوسرا اہل ہو تو اس کے حوالے کرے۔ ابو حفص نیساپوریؒ کہتے ہیں کہ عالم وہ ہے کہ جو مسئلہ کے وقت اس سے خوف کرتا ہو کہ کل قیامت میں یہ جواب وہی کرنا پڑے گی کہ کہاں سے بتایا تھا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ صحابہ کرامؓ چار چیزوں سے بہت احتراز کرتے تھے: (۱) امامت کرنے سے (۲) وصی بننے سے (۳) امانت رکھنے سے (۴) فتویٰ دینے سے۔ ان کا خصوصی مشغلہ پانچ چیزیں تھیں: (۱) قرآن پاک کی تلاوت (۲) مساجد کا آباد کرنا (۳) اللہ تعالیٰ کا ذکر (۴) اچھی باتوں کی نصیحت کرنا (۵) بری باتوں سے روکنا۔

۷...... ساتویں علامت یہ ہے کہ اس کو باطنی علم یعنی سلوک کا اہتمام بہت زیادہ ہو۔ اپنی اصلاح باطن اور اصلاح قلب میں بہت زیادہ کوشش کرنے والا ہو کہ یہ علوم ظاہریہ میں بھی ترقی کا ذریعہ ہے۔

۸...... آٹھویں علامت یہ ہے کہ اس کا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتھ بڑھا ہوا ہو، اور اس کا بہت زیادہ اہتمام اس کو ہو۔ یقین ہی اصل رأس المال ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یقین ہی پورا ایمان ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یقین کو سیکھو اور اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یقین والوں کے پاس اہتمام سے بیٹھو ان کا اتباع کرو۔ تاکہ اس کی برکت سے تم میں یقین کی پختگی پیدا ہو اس کو حق تعالیٰ شانہ کی قدرت کاملہ اور صفات کا ایسا ہی یقین ہو جیسا کہ چاند سورج کے وجود کا۔

۹...... نویں علامت یہ ہے کہ اس کی ہر حرکت وسکون سے اللہ تعالیٰ کا خوف ٹپکتا ہو۔ اس کی عظمت وجلال اور ہیبت کا اثر اس شخص کی ہر ادا سے ظاہر ہوتا ہو۔ اس کے لباس سے اس کی عادات سے، اس کے بولنے سے، اس کے چپ رہنے سے، حتیٰ کہ ہر حرکت اور سکون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو۔ اس کی صورت دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ سکون، وقار، مسکنت، تواضع، اس کی طبیعت بن گیا ہو۔ بیہودہ گوئی، لغو کلامی، تکلف سے باتیں کرنے سے گریز کرتا ہو کہ یہ چیزیں فخر اور اکڑ کی علامات ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بے خوفی کی دلیل ہیں۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ علم سیکھو اور علم کے لئے سکون اور وقار سیکھو۔ جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے نہایت تواضع سے رہو۔ جابر علماء نہ بنو۔

۱۰...... دسویں علامت یہ ہے کہ اس کا زیادہ اہتمام ان مسائل سے ہو جو اعمال سے تعلق رکھتے ہیں جائز ناجائز سے تعلق رکھتے ہیں فلاں عمل کرنا ضروری، فلاں عمل سے بچنا ضروری ہے اس چیز سے فلاں عمل ضائع ہو جاتا ہے (مثلاً فلاں چیز سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسواک کرنے سے یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ) ایسے علوم سے زیادہ بحث نہ کرتا ہو جو محض دماغی تفریحات اور تعریفات ہوں تاکہ لوگ اس کو محقق سمجھیں حکیم اور فلاسفر سمجھیں۔

۱۱...... گیارھویں علامت یہ ہے کہ اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا ہو محض لوگوں کی تقلید میں اور اتباع میں ان کا قائل نہ بن جائے اصل اتباع حضور ﷺ کے پاک ارشادات کی ہے اور اسی وجہ سے صحابہؓ کی اتباع ہے کہ وہ حضور ﷺ کے افعال کو دیکھنے والے ہیں اور جب اصل اتباع حضور ﷺ کے اقوال وافعال کے جمع کرنے میں ان پر غور وفکر میں بہت زیادہ اہتمام کرے۔

۱۲...... بارھویں علامت یہ ہے کہ بدعات سے بہت شدت اور اہتمام سے بچتا ہے۔ کسی کام پر آدمیوں کی کثرت کا جمع ہو جانا کوئی معتبر نہیں ہے بلکہ اصل اتباع حضور ﷺ کی ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ صحابہؓ کا کیا معمول رہا ہے اور اس کے لئے ان حضرات کے معمولات اور احوال کا تتبع اور تلاش کرنا اور اس میں منہمک رہنا ضروری ہے۔

نوٹ: یہ بارہ علامات مختصر طریقہ سے ذکر کی گئی ہیں جن کو علامہ غزالیؒ نے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس لئے علماء کو اپنے محاسبہ کے دن سے خاص طور سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ کہ محاسبہ بھی سخت ہے۔ ان کی ذمہ داری بھی بڑھی ہوتی ہے اور قیامت کا دن جس میں یہ محاسبہ ہوگا بڑا سخت دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے۔ (فضائل صدقات حصہ دوم، ص۴۹۴) (مرسلہ: مولانا محمد احمد)

الحاج عبدالرزاق کوٹ اڈو کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو کے امیر الحاج عبدالرزاق ۹ر جنوری ۲۰۲۱ء کو انتقال فرماگئے۔ آپ ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حاجی سلامت سونی پت انڈیا کے تھے۔ حاجی عبدالرزاق مولانا مسعود احمد کوٹ اڈو والوں کے خلیفہ مجاز تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عمر بھر ہر کام میں پیش پیش رہے۔ آپ نے حج کی بھی سعادت حاصل کی۔ آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں پسماندگان میں شامل ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ (ادارہ لولاک)

مسنون دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی دعا

۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رحمت عالم ﷺ نے جب آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو یہ دعا پڑھی: ’’یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ ‘‘اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت پر مصروف رکھ۔

۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے جب چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا’’اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگو، بے شک غاسق (اندھیرا) ہے جب چھا جائے۔

۳...... حمید ابن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور دیکھوں گا کہ آپ رات کو کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آرام سے بیدار ہو کر سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ پھر سورہ آل عمران کے آخر سے یہ چار آیات تلاوت کیں’’اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ‘‘ یہاں تک کہ آپ نے چار آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر اپنا ہاتھ مشک کی طرف بڑھایا۔ (ہاتھ دھو کر) مسواک کیا۔ پھر وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ پہلے کی طرح مسواک و وضو فرمایا اور نماز (نوافل) پڑھی۔ پھر آرام کیا اور بیدار ہونے کے بعد اسی طرح کیا اور نماز پڑھی۔ لوگ سمجھنے لگے کہ یہ وہی نماز تہجد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔’’فتھجد به نافلةً لک‘‘

تلاوت قرآن کے بعد کی دعا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا قرآن پاک کی تلاوت فرماتے یا کوئی نماز پڑھتے تو چند کلمات کے ساتھ اختتام فرماتے۔ میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں یا قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ہیں یا کوئی نماز پڑھتے ہیں تو ان کلمات کے ساتھ اختتام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں! جس نے کوئی اچھی بات ان کلمات کے ساتھ ختم کی۔ اس نے اس اچھی بات پر مہر لگا دی۔ جس نے بری بات کی، تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جائیں گے۔’’سبحانک وبحمدک لااله الا انت استغفرک واتوب الیک‘‘ (عمل الیوم واللیۃ)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

مولانا سید میر حسین سیالکوٹی: ایک دفعہ مولوی حکیم نورالدین (قادیانی) نے مولانا سید میر حسن سیالکوٹ (علامہ اقبال کے استاد گرامی) سے پوچھا کہ میری تحریروں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ مزاحاً کہنے لگے کہ آپ کا کیا ہے، آپ تو سوال کا پورا جواب بھی نہیں دیتے، تشنہ چھوڑ جاتے ہیں۔ پھر اپنی جیب سے ایک پوسٹ کارڈ نکال کر پیش کیا اور کہا یہ میرے پاس آپ کا ایک خط ہے۔ میں نے آپ سے دوا پوچھی، آپ نے دوا لکھ بھیجی۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ اسے کھاؤں، سونگھوں، گھس کر لگاؤں، گھوٹ کر پیوں یا کیا کروں۔ وزن لگا کہ رتی کھاؤں، تولہ کھاؤں یا ایک من کھاؤں؟ حکیم صاحب مسکرا کر چپ ہو گئے۔

(کشت زعفران ص۸۲)

قادیانی کہ ہرڑ کا مربہ: ایک دفعہ کسی نے سید میر حسن سے ذکر کیا کہ بعض لوگ احمدیوں سے رشتہ کرنے کے لئے عارضی طور پر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اب قادیان سے حکم آیا ہے کہ جب تک کوئی شخص احمدی ہو کر دو سال بطور احمدی بسر نہ کرے، اس کو لڑکی نہ دی جائے۔ شاہ صاحب یہ سن کر کہنے لگے:

''احمدی نہ ہوا ہرڑ کا مربہ ہو گیا۔''

ہندو اور مولانا سید میر حسن سیالکوٹی: چرچ مشن والوں نے ایک مرتبہ ایک بہشتی کو نوکر رکھا۔ ہندوؤں نے شور مچایا کہ مسلمان رکھا ہے تو ہندو بھی رکھا جائے۔ شاہ صاحب نے سنا تو فرمایا فرمایئے، ہندو بہشتی نہیں ہو سکتا۔

سید میر حسن وقت کے بے حد پابند تھے۔ ایک دفعہ کالج کی سٹاف میٹنگ میں دو منٹ دیر سے پہنچے۔ پرنسپل نے شاہ صاحب کو گھڑی دکھا کر کہا: ''مولانا آپ نے پورے دو منٹ ہمیں انتظار کرایا۔'' شاہ صاحب مسکرائے اور برجستہ فرمایا: ''پھر کیا ہوا، یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس دنیا میں آپ کا کتنے برس انتظار کیا۔'' (پرنسپل کی عمر اس وقت پینتالیس سال تھی اور شاہ صاحب ان سے کوئی تیس برس بڑے تھے۔) (ایضاً)

تنہا اور تن ہا: مولوی محمد یحییٰ تنہا نے مولانا حالی کو اپنی شادی پر پانی پت بلایا، شادی کی تقریب کے بعد مولانا حالی، مولانا محمد اسماعیل میرٹھی اور بعض دوسرے بزرگ بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ مولوی اسماعیل میرٹھی مسکراتے ہوئے تنہا صاحب سے کہنے لگے: ''اب آپ اپنا تخلص بدل دیں، کیونکہ اب آپ تنہا

نہیں رہے۔'' اس پر مولانا حالی نے فرمایا: ''نہیں مولوی صاحب! یہ بات نہیں، تن ہا تواب ہائے ہیں۔''
اس جودت طبع پر تمام مجلس حیران رہ گئی۔ (کشت زعفران ص۸۰)

سرٹیفکیٹ: مولانا حالی کے مقامی دوستوں میں مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی بھی تھے۔ جب یہ پانی پت میں ہوتے تو روزانہ مولانا حالی کے پاس جاکر گھنٹوں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک روز صبح ہی صبح پہنچے۔ مولانا نے رات کو کوئی غزل کہی تھی، وہ ان کو سنائی۔ مولوی وحید الدین سلیم غزل سن کر پھڑک اٹھے اور کہنے لگے: ''مولانا واللہ جادو ہے۔'' مولانا کے بالا خانے کے نیچے ایک کوٹھڑی تھی، مگر وہ مولانا نے ایک مجذوب فقیر کو رہنے کے لئے دے دی تھی۔ وہ مجذوب اس وقت باہر گلی میں بیٹھا دھوپ سینک رہا تھا۔ جب اس کے کان میں یہ جملہ پڑا تو بے اختیار چلا اٹھا: ''جادو برحق، کرنے والا کافر'' مولانا نے مسکرا کر مولوی وحید الدین سلیم سے کہا: ''لیجئے مولوی صاحب! سرٹیفکیٹ مل گیا۔'' (کشت زعفران ص۸۰)

ہائے ظالم: بابائے اردو مولوی عبدالحق کا بیان ہے کہ ۱۹۰۵ء میں اعلیٰ حضرت حضور نظام کی تخت نشینی کی جوبلی کی تقریبات کے موقع پر مولانا حالی بھی سرکار کی طرف سے مدعو کئے گئے تھے۔ زمانہ قیام میں اکثر لوگ صبح سے شام تک ان سے ملنے کے لئے آتے رہتے تھے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک صاحب جو علی گڑھ کے گریجویٹ اور حیدرآباد میں ایک معزز عہدے پر فائز تھے، مولانا سے ملنے آئے۔ ٹم ٹم پر سوار تھے اور زینے کے قریب اترنا چاہتے تھے۔ سائیس کی جو شامت آئی تو اس نے گاڑی دو قدم آگے جاکر کھڑی کی۔ یہ حضرت اس ذرا سی چوک پر آپے سے باہر ہوگئے اور ساڑ ساڑ کئی ہنٹر اس غریب کے رسید کر دیئے۔ مولانا یہ نظارہ اوپر برآمدے میں کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد وہ صاحب کھٹ کھٹ سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر آئے، مولانا سے ملے، مزاج پرسی کی اور کچھ دیر باتیں کر کے رخصت ہوگئے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ مولانا کا چہرہ بالکل متغیر تھا۔ وہ برآمدے میں ٹہلتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے: ''ہائے ظالم نے کیا کیا۔'' اس روز کھانا بھی اچھی طرح نہ کھا سکے۔ کھانے کے بعد قیلولے کی عادت تھی، وہ بھی نصیب نہ ہوا۔ فرماتے تھے: ''یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ہنٹر کسی نے میری پیٹھ پر مارے ہیں۔'' اس کیفیت سے جو کرب اور درد مولانا کو تھا وہ شاید اس بدنصیب سائیس کو بھی نہ ہوا ہوگا۔ (کشت زعفران ص۷۹)

اجمیر شریف: ایک مرتبہ علماء میں بحث چل نکلی کہ اجمیر شریف، تونسہ شریف، بغداد شریف وغیرہ کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ بعض علماء اس کے مخالف تھے اور بعض موافق۔ ایک شخص نے مولوی نذیر احمد سے بھی فتویٰ طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا ''اگر مزاج شریف کہنے میں کوئی مضائقہ ہے تو بے شک اجمیر شریف کہنا بھی درست نہیں۔'' (کشت زعفران ص۷۷)

حضرت تھانویؒ کی چند وصیتیں ومشورے

مولانا محمد عثمان

۱...... میں اپنے دوستوں کو خصوصاً اور سب مسلمانوں کو عموماً بہت تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ علم دین کا خود سیکھنا اور اولاد کو تعلیم کرانا ہر شخص پر فرض عین ہے۔ خواہ بذریعہ کتاب ہو یا بذریعہ صحبت، بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ فتن دینیہ سے حفاظت ہو سکے جن کی آج کل بے حد کثرت ہے اس میں ہرگز غفلت وکوتاہی نہ کریں۔

۲...... طالب علموں کو وصیت کرتا ہوں کہ نرے درس وتدریس پر مغرور نہ ہوں اس کا کارآمد ہونا موقوف ہے، اہل اللہ کی خدمت وصحبت ونظر عنایت اس کا التزام نہایت اہتمام سے رکھیں:

۳...... دینی یا دینوی مضرتوں پر نظر کر کے ان امور سے خصوصیت کے ساتھ احتیاط رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں:

۱...... شہوت وغضب کے مقتضا پر عمل نہ کریں۔ ۲...... تعجیل نہایت بری چیز ہے۔ ۳...... بے مشورہ کوئی کام نہ کریں۔ ۴...... غیبت قطعاً چھوڑ دیں۔ ۵...... کثرت کلام اگرچہ مباح کے ساتھ ہو اور کثرت اختلاط خلق بلاضرورت شدیدہ وبلا مصلحت مطلوبہ اور خصوصاً جب کہ ہرکس وناکس کو راز دار بھی بنا لیا جائے، نہایت مضر چیز ہے۔ ۶...... بدوں پوری رغبت کے کھانا ہرگز نہ کھائیں۔ ۷...... بدوں سخت تقاضا کے ہم بستر نہ ہوں۔ ۸...... بدوں سخت حاجت کے قرض نہ لیں۔ ۹...... فضول خرچی کے پاس نہ جائیں۔ ۱۰...... غیر ضروری سامان جمع نہ کریں۔ ۱۱...... سخت مزاجی وتندخوئی کی عادت نہ کریں، رفق اور ضبط اور تحمل کو اپنا شعار بناویں۔ ۱۲...... زیادہ تکلف سے بہت بچیں، اقوال وافعال میں بھی طعام ولباس میں بھی۔ ۱۳...... مقتداء کو چاہئے کہ امراء سے بدخلقی نہ کرے اور نہ زیادہ اختلاط کرے اور نہ ان کو حتی الامکان مقصود بناوے، بالخصوص دنیوی نفع حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۴...... معاملات کی صفائی کو دیانت سے بھی زیادہ مہتم بالشان سمجھیں۔ ۱۵...... روایات وحکایات میں بے انتہا احتیاط کریں۔ اس میں بڑے بڑے دین دار اور فہیم لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، خواہ سمجھنے میں یا نقل کرنے میں۔ ۱۶...... بلاضرورت بالکلیہ اور ضرورت میں بلا اجازت وتجویز طبیب حاذق شفیق کے کسی قسم کی دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ ۱۷...... زبان کی غایت درجہ ہر قسم کی معصیت ولایعنی سے احتیاط رکھیں۔ ۱۸...... حق پرست رہیں، اپنے اقوال پر جمود نہ کریں۔ ۱۹...... تعلقات نہ بڑھائیں۔ ۲۰...... کسی کے دنیوی معاملہ میں دخل نہ دیں۔ (ازاشرف السوانح جلد سوم ملخصاً)

قرآن وحدیث، علم وحکمت، وعظ ونصیحت، نظم ونثر، کا خزانہ
علماء، طلباء، خطباء، صوفیا کیلئے، مقررین، مدرسین، واعظین کیلئے، اہل دل، اہل نظر، اہل ذوق کیلئے
اسکول، کالج، یونیورسٹی کے پڑھے لکھے حضرات کیلئے، منبر ومحراب کی رونق وآبادی کیلئے

خطباتِ درخواستی

خطابت کی دنیا کا شاہکار

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی جانشین
شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر
شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمن صاحب درخواستی** نوراللہ مرقدہٗ
بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام
پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ صاحب درخواستی** مدظلہ امین وناشر علوم درخواستی
مدیر۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

خصوصیات خطبات درخواستی

☆ خطبات درخواستی شیخ المحدثین والمفسرین حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی نوراللہ مرقدہٗ اور شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم العالیہ کے شاہکار بیانات کا مجموعہ ہے۔

☆ خطبات درخواستی خطبات کی دنیا میں ایک حسین اور دلنشین اضافہ ہے۔

☆ خطبات درخواستی میں جہاں آپ کو خطابت کا انداز ملے گا وہاں آپ کو ہر موضوع پر آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کا بیش بہا ذخیرہ بھی نظر آئے گا۔

☆ خطبات درخواستی مضامین کے تکرار سے پاک ہے۔

☆ خطبات درخواستی میں ہر جلد کیلئے الگ عنوان، تشخص اور انفرادیت کو قائم کیا گیا ہے۔

☆ خطبات درخواستی میں پورے سال کے تمام اہم اور ضروری جمعہ کے عنوانات پر بیانات موجود ہیں۔

☆ خطبات درخواستی میں وقت اور موقع محل کی مناسبت سے پورے سال کی گردش میں مطلوب تمام اہم اور ضروری عنوانات پر بیانات موجود ہیں۔

☆ خطبات درخواستی میں موجود علم ودانش کا یہ خزانہ آپ کو کہیں بھی یکجا نہ مل سکے گا۔

☆ خطبات درخواستی عالم اسلام کے اہل علم اور اہل ذوق حضرات میں بے نظیر وبے مثال مقبولیت ومحبوبیت حاصل کر چکی ہے۔

☆ خطبات درخواستی میں قرآن مجید کے الفاظ، احادیث کی عبارت اکابرین کے اقوال، عبارت کی درستگی اور اعراب کی صحت پر خصوصی توجہ اور محنت کی گئی ہے۔

☆ خطبات درخواستی میں تحقیق وتخریج کا اعلیٰ معیار قائم کیا گیا ہے۔

☆ خطبات درخواستی کو ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ناشر
مکتبہ شیخ درخواستیؒ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5
Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

خطبات درخواستی جلد اول (توحید خداوندی) بیانات 10 صفحات 410

عنوانات

توحید باری تعالیٰ، ابراہیم خلیل اللہ، سورہ فاتحہ کی تشریح، انوار القرآن، انوار الحدیث
خطبہ حجۃ الوداع، خطبہ جمعۃ المبارک، خطبہ عید الفطر، خطبہ عید الاضحیٰ، خطبہ نکاح

خطبات درخواستی جلد دوم (سیرت النبی ﷺ) بیانات 10 صفحات 425

عنوانات

صورت النبی ﷺ سیرت النبی ﷺ معراج النبی ﷺ معراج کے واقعات، ختم نبوت
رسول کامل ﷺ محبوب کامل ﷺ ساقی کوثر ﷺ میرا نبی ﷺ میرا پیمبر ﷺ

خطبات درخواستی جلد سوم (صحابہؓ واہل بیتؓ) بیانات 12 صفحات 450

عنوانات

شان حضرت ابوبکر صدیقؓ، شان حضرت عمر فاروقؓ، شان حضرت عثمان غنیؓ، شان حضرت علی المرتضیٰؓ
شان حضرت معاویہؓ، شان حضرت عائشہ صدیقہؓ، عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ، عشرہ مبشرہؓ
شان حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، شان حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ، جماعت صحابہؓ، عجائبات صحابہؓ

خطبات درخواستی جلد چہارم (متفرق اسلامی خطبات) بیانات 18 صفحات 450

عنوانات

فضائل ایمان، فضائل استقامت، فضائل علم، فضائل نماز، فضائل رمضان، فضائل حج، فضائل زکوٰۃ
فضائل جمعہ، فضائل عیدین، فضائل قرآن، فضائل قربانی، فضائل درود شریف
فضائل شب برأت، فضائل شب قدر واعتکاف، فضائل ذکر اللہ، فضائل اہل اللہ، فضائل تصوف، فضائل صوفیا

حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کا وصال

مولانا اللہ وسایا

۲رجنوری ۲۰۲۱ء کو صبح ساڑھے تین بجے جامع مسجد غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے خطیب، مجاہد ختم نبوت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی واصل بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی پیدائش ۱۹۴۳ء میں چھنگیاں ماچھواڑہ ضلع لدھیانہ میں ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کا پورا خاندان ماچھی وال ضلع وہاڑی میں آکر آباد ہوا۔ آپ جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی سکول کی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی۔ میٹرک بورے والا میں کی۔ اس کے بعد پھر دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم جامع مسجد ماموں کانجن میں دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، حضرت مولانا محمد شفیع ہوشیار پوری اور دیگر اساتذہ سے آپ نے درس نظامی کے کئی درجات مکمل کئے۔ پھر جامعہ عربیہ چنیوٹ میں فاضل عربی کے لئے جاکر داخلہ لیا۔ مناظر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا دوست محمد ساقی فاضل دارالعلوم دیوبند سے آپ نے فاضل عربی کا کورس مکمل کیا۔ اس کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ کیا۔ دورہ حدیث شریف تک یہاں تعلیم مکمل کی۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، مولانا فضل محمد سواتی ایسے حضرات اساتذہ سے آپ نے کسب فیض کیا۔ ۱۹۶۶ء میں آپ نے فراغت حاصل کی۔ جنوری ۱۹۶۷ء میں آپ رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری تھے، ان کے حکم پر دفتر مرکزیہ میں تشریف لائے اور ناظم دفتر مرکزیہ اور شعبہ واشاعت کے ناظم رہے۔ مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات سے آپ نے ردقادیانیت کا کورس کیا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد لقمان علی پوری کے ساتھ کام کیا۔ اپنے اساتذہ حضرت بنوری اور حضرت مفتی احمد الرحمن، مہتمم ونائب مہتمم کے دلوں میں ایسا گھر کرچکے تھے کہ ایک سال کے بعد اپنے مادر علمی میں تدریس کے لئے آپ کو بلالیا گیا۔

بنوری ٹاؤن میں تدریس کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے پاس اس زمانہ میں پڑھنے والوں میں مولانا مفتی محمد نعیم بانی جامعہ بنوریہ کراچی بھی شامل تھے۔ کئی سال وہاں پڑھایا۔ پھر حضرت بنوری نے آپ کو

مولانا لال حسین اختر کے سپرد کیا۔ یوں دوسری بار پھر مجلس کے مرکزی مبلغ کے طور پر آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ انتہائی ذہین اور معاملہ فہم تھے۔ خط اتنا عمدہ تھا کہ گویا موتیوں کا ہار پرو دیتے تھے۔ بہت مستعد و متحرک شخصیت تھے۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی اور دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں قیام پذیر ہونے کے باعث ملک بھر کی دینی قیادت سے آپ کی جان پہچان اور تعارف تھا۔ اپنے اساتذہ میں سے مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا منظور احمد چنیوٹی سے تو عاشقانہ تعلق رکھتے تھے۔ مولانا لال حسین اختر کی وصیت کے مطابق آپ کی دین پور میں تدفین کرنا تھی۔ تب مولانا عبداللہ لدھیانوی دین پور تشریف لے گئے اور حضرت میاں عبدالہادی سے اجازت حاصل کی۔ اس موقعہ پر حضرت دین پوری نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی۔ لیکن جوان (مولانا لال حسین اختر) دور سے بڑی محبت کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ میں اپنی جگہ ان کے سپرد کرتا ہوں۔ چنانچہ خانقاہ عالیہ دین پور کے بانی حضرت مولانا غلام محمد دین پوری کے قدموں میں مولانا لال حسین اختر کی تدفین ہوئی۔

ملعون قادیان نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح آسمانوں پر ہوگیا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں ملعون قادیان مرگیا۔ محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا۔ محمدی بیگم کے میاں مرزا سلطان بیگ پاکستان بننے کے بعد بورے والا عارف والا روڈ چک شہزادیاں میں آکر آباد ہوئے۔ مولانا محمد عبداللہ بھی بورے والا کے رہائشی تھے۔ تب مولانا منظور احمد چنیوٹی کی خواہش پر جاکر ہر دو حضرات نے محمدی بیگم سے ملاقات کی تھی۔ اس کا سارا نظم مولانا عبداللہ مرحوم نے کیا تھا۔ غلہ منڈی مسجد ٹوبہ کے حاجی محمد صدیق، چوہدری عبدالرحمٰن، قاضی فیض احمد اپنے عہد میں نگران و خادم رہے۔ مسجد کی خطابت کے لئے مولانا محمد عبداللہ صاحب کی ڈیوٹی لگی۔ آپ ملتان دفتر مرکزیہ سے جمعہ کے لئے تشریف لاتے اور شام کو واپس ہو جاتے۔ کچھ عرصہ بعد ان حضرات کے اصرار پر مستقل خطابت کے لئے مان گئے۔ دفتر مرکزیہ سے یوں ٹوبہ ٹیک سنگھ آپ منتقل ہوگئے۔ نصف صدی کے لگ بھگ آپ نے یہ خدمات سرانجام دیں۔ (۱۹۷۳ء تا ۲۰۲۰ء) اب سفر آخرت بھی یہاں سے ہوا اور آخری قیام بھی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے۔ آخرت کو بھی یہاں سے اٹھیں گے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عالمی مجلس کے پہلے سیکرٹری جنرل اور اب امیر تھے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء-۱۹۸۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑی جرأت و دانش مندی سے حصہ لیا اور ٹوبہ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ خوب باصلاحیت انسان تھے۔ گفتگو کے امام تھے۔ ہر آنے والی انتظامیہ سے آپ نے برادرانہ و آبرومندانہ مراسم رکھے۔ شہر و ضلع و علاقہ بھر کے لوگوں کے کام کرواتے۔ جو

بھی دکھیا آتا خوشیوں سے جھولیاں بھر کر جاتا۔ڈویژن ہیڈکوارٹر میں مولانا تاج محمود، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا محمد عبداللہ جھنگ میں بلال زبیری یہ حضرات خدمت خلق کی علامت یا مشعل راہ تھے۔اب تو رہے نام اللہ کا۔

مولانا محمد عبداللہ پیکر اتحاد اور علامت امن تھے۔مشکل سے مشکل مرحلہ کی گتھیوں کو سلجھانا آپ پر ختم تھا۔وہ کیا گئے کہ ایک عالم سونا ہوگیا۔چنیوٹ وچناب نگر سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں میں شمولیت کو درجہ وجوب دیتے تھے۔ہر سال اپنے ہاں کانفرنس کرانا لازم کررکھا تھا۔ہر دینی تحریک میں پیش پیش رہے۔

حق کی حمایت میں صف اوّل میں ہوتے۔زبان وبیان، پنچائیت وجرگہ میں نمایاں ہوتے۔سمجھانے میں رکیک سے رکیک بات کو ملفوف بنانے کا قطعاً تکلف گوارہ نہ کرتے۔فریق مخالف کی ایسی درگت بناتے کہ اس کے مؤقف کو پیوند زمین کردیتے۔نصف صدی کی یہ دھاک، آن وبان اب خود خاک نشین ہوگئی۔آپ کا مثالی جنازہ ہوا۔آپ کے جانشین وصاحبزادہ مولانا سعداللہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد غلہ منڈی نے جنازہ پڑھایا اور شہر خموشاں میں سپرد رحمت باری تعالیٰ ہوئے۔حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔آمین!

حضرت مولانا محمد یوسف ماما کی رحلت

۴؍جنوری ۲۰۲۱ء رات گیارہ بجے کے قریب برطانیہ میں مولانا محمد یوسف ماما وصال فرماگئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون !انڈیا ضلع سورت کے ایک گاؤں ’’کفلیتہ‘‘ میں ۷؍ستمبر۱۹۴۰ء کو آپ پیدا ہوئے۔ اردو اور گجراتی کی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔جامعہ ڈابھیل میں حفظ کیا۔پھر مفتاح العلوم تراج گجرات میں درجہ ثالثہ تک تعلیم حاصل کی۔فخر گجرات مولانا محمد علی تراجی کی آپ کو سرپرستی حاصل رہی۔اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور پانچ سال دارالعلوم میں رہ کر دورہ حدیث شریف تک تعلیم مکمل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے دسمبر ۱۹۶۵ء میں فراغت ہوئی۔مولانا سعید احمد پالن پوری اور مولانا ولی رحمانی مونگیروی آپ کے رفقاء درس تھے۔دارالعلوم دیوبند میں مولانا فخرالدین مرادآبادی، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا سید انظر شاہ کشمیری، مولانا محمد سالم قاسمی، جیسے اساطین علم سے کسب فیض کیا۔فراغت کے بعد نوساوی پھر مادر علمی مفتاح العلوم تراج میں دو دو سال پڑھایا۔۱۹۷۱ء میں اسلامیان باٹلی برطانیہ کی دعوت پر جامع مسجد باٹلی کے امام وخطیب کے طور پر تشریف لائے اور عرصہ سات آٹھ سال تک یہ خدمت سرانجام دی۔تبلیغی جماعت کے مرکز ڈیوزبری کے دارالعلوم میں عرصہ تک ابتدائی کتب سے دورہ حدیث شریف تک کے اسباق پڑھاتے رہے۔دارالعلوم کے ناظم کتب خانہ، وناظم امتحانات کی بھی ڈیوٹی آپ کے ذمہ تھی۔

یہاں کے ایک بنات کے مدرسہ میں بخاری شریف بھی پڑھاتے رہے۔ باٹلی کے تمام علماء کرام نے رابطہ العلماء باٹلی کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی۔ آپ اس کے بانی ارکان میں سے ہی نہ تھے بلکہ روح رواں بھی تھے۔ آپ نے ڈیوز بری، باٹلی میں وہ خدمات سرانجام دیں کہ آپ کے احترام میں ہر شخص سر و قد ہوگیا۔

پاکستان میں اپریل ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ قادیانی بھگوڑا مرزا طاہر نے برطانیہ میں پناہ لی۔ تب ۱۹۸۵ء میں وہاں پر پہلی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے سنٹر لندن میں منعقد ہوئی۔ راقم کو بھی اس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کانفرنس کے بعد دو ماہ تک وہاں تبلیغی مقاصد کے لئے فقیر کا قیام طے ہوا۔ تب دارالعلوم بری میں ایک ہفتہ عقیدہ ختم نبوت پر لیکچر ہوئے۔ اسی طرح باٹلی میں ایک ہفتہ کا تبلیغی نظم طے ہوا۔ ظہر کے بعد عصر تک مسجد زینت الاسلام میں یومیہ ایک کلاس لگتی جس میں باٹلی وڈیوز کے ائمہ، وخطباء، ومدرسین تشریف لاتے جس میں اکثریت دیوبند اور ڈابھیل کے فضلاء کی تھی۔ ان حضرات کو باقاعدہ منکرین کے اعتراضات کے جوابات اور اصل کتب سے حوالہ جات نوٹ کرائے جاتے۔ خوب بھرپور اہتمام سے رابطہ العلماء باٹلی نے اس کلاس کو کامیاب بنایا۔ اسی طرح یومیہ مغرب تا عشاء مختلف مساجد میں ختم نبوت کے اجتماعات رکھے گئے۔

حق تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں مولانا محمد یوسف ماما کی تربت پر ایسے منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے کہ علم وفضل، عمر وتجربہ ہر لحاظ سے مجھ سے سینئر ہونے کے باوجود ان دروس وبیانات میں نہ صرف اہتمام سے شریک ہوتے بلکہ تمام دروس وبیانات کو ریکارڈ کیا۔ بعد میں ان کو ٹیپ سے کاغذ پر منتقل کر کے سینکڑوں صفحات کی کتاب تیار کر دی۔ اس جانگسل محنت وجان سپاری کی تلاش کرنے سے بھی مثال لانا کم یاب ہے۔ پھر خود کمپوزنگ کی۔ اس کمپوزنگ کا مجھے نسخہ عنایت فرمایا۔ پھر مختلف حضرات کو متوجہ کر کے اس کی تصحیح کرائی۔ حضرت مولانا منور حسین سورتی خطیب بالہم جامع مسجد لندن نے اس پر عنوانات قائم کر کے اسے خوب صورت اور اعلیٰ کاغذ پر شائع کر کے مفت تقسیم کرایا۔ جو آج بھی خطبات شاہین ختم نبوت کی دوسری جلد کو محیط ہے۔ اس تمام کار خیر کے بانی وداعی حضرت مولانا یوسف ماما تھے۔

مولانا یوسف ماما انتہائی مخلص، محنتی، جفاکش اور متحرک شخصیت تھے۔ نام ونمود سے انہیں نفور حاصل تھا۔ تمام جدوجہد میں بنیاد کا پتھر ہوتے تھے۔ بلا مبالغہ سینکڑوں علماء آپ کے شاگرد، ہزاروں خلق خدا نے آپ سے دین سیکھا۔ جنوبی افریقہ تک آپ نے تبلیغی اسفار کئے۔ مدت العمر خود کو تعلیم وتعلم، درس وتدریس سے منسلک رکھا۔ ہر کام میں دوسروں کو آگے کرتے خود نظر نہ آنے والے مقام پر رہ کر پورے کام کو سپورٹ

کرتے۔ یہ وہ آپ کی خوبی تھی جس نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔ مزاج بہت ہی صالح پایا تھا۔ ہنس مکھ تھے۔ مشکل سے مشکل امر کو چٹکلوں میں حل کر دیتے تھے۔ آپ کی بے نفسی اور ماہر فن استاذ ہونے کے ناطے دل وجان سے طلباء آپ پر فدا ہوتے تھے۔

آخر وقت تک اللہ تعالیٰ نے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ آخری دن بھی سبق پڑھانے کے لئے فون کے انتظار میں تھے۔ معمولی تکلیف ہوئی۔ ہسپتال لے جایا گیا۔ آپ نے بجائے دارالعلوم جانے کے دارالاخرت کو عنان توجہ مبذول کر دی۔ کیا خوب شخص تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا مرقعہ بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین بحرمة النبی الکریم!

حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی کی رحلت

آپ ۱۹؍جنوری ۲۰۲۱ء صبح تین بجے ملتان کے ایک نجی ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! چک ۱۲۷ٹی.ڈی.اے طیب والا نزد چوک منڈا تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔ بلوچ کلاچی قوم کے ایک زمین دار گھرانہ کے رئیس حاجی غلام حسین کے ہاں ۱۹۴۳ء میں ایک ہونہار بیٹے پیدا ہوئے۔ جن کا نام عبدالمجید رکھا گیا۔ بعد میں چوک منڈا کا نام چوک سرور شہید قرار پایا اور عبدالمجید کا نام حافظ، مولانا، شیخ الحدیث عبدالمجید فاروقی ہوگیا۔

شعوری دور میں داخل ہوئے تو حفظ قرآن مجید کے لئے گاؤں میں ہی حافظ اللہ داد کے ہاں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ حفظ قرآن مجید کی تکمیل دائرہ دین پناہ میں حافظ نور محمد کے ہاں کی۔ مولانا عبدالمجید نے سات ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ دینی تعلیم کے لئے کوٹ ادو کے قدیمی مدرسہ مظاہر العلوم میں داخلہ لیا۔ اس وقت حضرت مولانا مسعود احمد وہاں پڑھاتے تھے۔ ان کے ہاں تعلیم کا آغاز ہوا۔ چند سالوں بعد پھر دارالعلوم کبیر والا میں پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت علامہ عبدالخالق بانی دارالعلوم، حضرت مولانا منظور الحق، حضرت مولانا ظہور الحق، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی یہاں تدریس کے عناصر اربعہ تھے۔ مولانا فاروقی صاحب نے ان اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ یک در گیر محکم گیر کے بمطابق یہاں سے دورہ حدیث شریف پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد حضرت مولانا عبدالخالق صاحب نے ان کو پڑھانے کے لئے دارالعلوم میں ہی مدرس اور اپنی معاونت کے لئے نائب مہتمم نامزد فرما دیا۔ یوں ایک نامور عالم دین اور عالم ربانی استاذ کی نگرانی آپ کی عملی زندگی کے پہیے نے پہلا چکر مکمل کیا۔ مدرسہ کریمیہ کمالیہ، جامعہ رشیدیہ بھکر میں بھی ایک ایک سال پڑھاتے رہے۔

آپ کے آبائی علاقہ میں دوردور تک کوئی دینی ادارہ نہ تھا۔ یوں اساتذہ نے آپ کی تشکیل چوک سرور شہید میں کردی۔ ابتداً آپ نے مکی مسجد کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، یہ ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ کچھ عرصہ بعد مڈل سکول رنگ پور روڈ کے ساتھ ملحقہ محلّہ میں جامع مسجد اور جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کی بنیاد رکھی۔ مسجد ومدرسہ کی شوریٰ نے آپ کا مشاہرہ مقرر کیا۔ لیکن آپ کے والد گرامی نے حکماً فرمایا۔ گزر بسر کے لئے حق تعالیٰ نے زمین سے انتظام کردیا ہے۔ آپ مسجد ومدرسہ سے تنخواہ نہ لیں۔ پھر عمر بھر امامت، خطابت، درس وتدریس، صدر مدرس، شیخ الحدیث اہتمام کسی بھی شعبہ سے کوئی دھیلا نہ لیا۔ یوں نصف صدی سے زائد زندگی خالصتاً لوجہ اللہ دینی علوم کی ترویج واشاعت میں درجہ فنائیت پر فائز رہے۔

چوک سرور شہید، ایم.ایم روڈ پر وسیع قطعہ اراضی لے کر آپ نے جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام اور جامعہ مسجد جدید کی تعمیرات کا آغاز ۲۰۰۱ء سے کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہاں پر جامعہ کی عظیم الشان درسگاہیں، طلباء کے رہائشی ہاسٹل، دارالقرآن، دارالحدیث، عظیم الشان کوہ قامت جامع مسجد اپنی بہار دکھانے لگیں۔ آپ ایک ماہر مدرس تھے۔ آپ کو رفقاء بھی ایسے مل گئے۔ اس جامعہ نے علاقہ میں مرکزیت حاصل کرلی۔ آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔ تینوں فارغ التحصیل عالم دین، مفتی اور والد کی روایات کے امین ومحافظ۔ بلامبالغہ اس ادارہ سے ہزارہا لوگوں نے کسب فیض کیا۔ سینکڑوں علماء فارغ التحصیل ہوئے۔ دورہ حدیث، دارالافتاء، لائبریری، غرضیکہ کئی شعبے ہیں جو شب وروز دین کی اشاعت کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔

مولانا عبدالمجید فاروقی پر اپنے اساتذہ میں سب سے زیادہ اور غالب رنگ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کا تھا۔ انہی کے حکم پر جامعہ قائم کیا۔ وہی عمر بھر اس کی سرپرستی فرماتے رہے۔ انہی کے حکم پر دورہ حدیث کا آغاز ہوا۔ تعلقات کی وسعت وگہرائی کا یہ عالم تھا کہ مولانا عبدالمجید فاروقی حج کے لئے تشریف لے گئے تو مولانا عبدالمجید لدھیانوی بجائے باب العلوم کہروڑپکا کے جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام آکر مہینہ بھر کے دورہ حدیث کے طالب علموں کو پڑھاتے رہے۔ دنیا میں استاذ وشاگرد کے محبت بھرے مخلصانہ دینی تعلق کی اس سے زیادہ کیا عمدہ مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ مولانا عبدالمجید فاروقی حق گوئی وجرأت میں بھی کمال کے درجے پر فائز تھے۔ آپ اپنے علاقہ میں سیف من سیوف اللہ تھے۔ کفر وبے دینی آپ کے نام سے اس طرح فرار کرتی تھی جس طرح حضرت عمرؓ کے نام سے ابلیس بھاگتا تھا۔

آپ تمام دینی جماعتوں کے سرپرست سمجھے جاتے تھے۔ تمام دینی تحریکوں میں ہمیشہ ہمیشہ پیش ہوتے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام سے آپ کا چولی دامن کا ساتھ تھا۔ آپ حق پرست تھے اور ہمیشہ حق کے علم بردار رہے اور استقامت کے اعلیٰ مقام پر ایسے سرفراز کہ نمایاں ہی نمایاں تھے۔ علاقہ بھر میں آپ کے تعلق

والے اور اکثر شاگرد وقرب وجوار کے چکوک وقصبات اور دیہات میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سب کو ایک نظم میں پرو دیا تھا۔ صرف ربیع الاوّل میں سو سے بھی زائد مساجد میں مختلف بیانات کا اہتمام کر کے جلسوں کے موسم بہار کا سماں کر دیتے تھے۔

جہاں کہیں کسی فتنہ نے سر اٹھایا سب سے پہلے اس کے سر پر بھاری پتھر آپ رکھ دیتے تھے۔ ایک زمانہ سے اس خطہ میں آپ کے علم وفضل کی ایک دھاک قائم ہوگئی تھی۔ جہاں تشریف لے جاتے دینی حلقوں کے چہروں کی رونق افزوں ہو جاتی۔ مولانا دوست محمد قریشی، مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا قائم الدین عباسی، مولانا عبدالستار تونسوی ایسے بیسیوں اہل حق کی روایات کو زندہ جاوید بنانے میں اس وقت تنہا آپ ہی کی ذات گرامی مصروف بکار تھی۔ جہاں حق گو عالم دین، مجاہد فی سبیل اللہ، شیخ الحدیث اور مدرس کامل تھے وہاں ایک روحانی شخصیت بھی تھے۔ مولانا عبدالحئی بہلوی، مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی سے آپ کو خلافت حاصل تھی۔ آپ ذاکر، شاکر بزرگ اور شب زندہ دار عالم باعمل تھے۔ تحریک ختم نبوت کے اس علاقہ میں پشتیبان تھے۔ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ وچناب نگر میں تشریف لانا آپ کے معمولات کا حصہ تھا۔ مہمان بن کر نہیں، میزبان بن کر اوّل سے آخر تک حاضری کو یقینی بناتے اور پھر رہن سہن میں کسی پروٹوکول کی بجائے نگرانی کے فریضہ کو بخیر انجام دیتے۔

وفات سے دو دن قبل سڑک عبور کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر سے ٹانگوں میں تکلیف کے باعث ملتان ہسپتال لائے گئے۔ اگلے دن اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ آپریشن کے بعد غنودگی ہی کی حالت میں تلاوت کرتے۔ حدیث شریف پڑھتے۔ نماز کے لئے مسجد جانے کا کہتے رہے۔ تاآنکہ وقت موعود آگیا۔ اس جہان سے آنکھیں بند کیں اور دوسرے جہان میں جاکر کھولیں۔ بلا مبالغہ آپ کا جنازہ اس علاقہ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ یہ سب کچھ ایسے تیزی سے ہوا کہ جس نے جہاں سنا، دم بخود رہ گیا۔ حق تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا سید عبدالستار شاہ بنوں کی وفات

آپ ۱۷؍دسمبر ۲۰۲۰ء کو وفات پاگئے۔ آپ سید محمد سلیم شاہ بخاری کے ہاں ۱۹۵۲ء کو پیدا ہوئے۔ معراج العلوم بنوں سے قرآن حفظ اور دینی تعلیم حاصل کی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ اور مولانا قاری حضرت علی عثمانی نے بھرپور حصہ لیا اور شہر وضلع بھر تحریک کے جوبن کو قائم رکھا۔ اس زمانہ میں مال منڈی کی مسجد میں آپ نے بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرائیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا محمد شریف

جالندھری، مولانا منظور احمد چنیوٹی آپ کے ہاں کانفرنسوں پر تشریف لاتے۔ آپ ہر دینی تحریک میں پیش پیش رہے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ بہت بہادر اور نڈر عالم دین تھے۔ آپ میں حسینی خون تھا، چنیوٹ و چناب نگر کی کانفرنسوں میں بھی تشریف لاتے تھے۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے بھی تمام دینی تحریکوں میں بھرپور حصہ ڈالا۔ غرض آپ زندگی بھر دین کی خدمت کے لئے سرگرم عمل رہے۔ گزشتہ چند سالوں سے علیل تھے۔ وقت موعود آن پہنچا اور رب کریم کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ کا مثالی جنازہ ہوا اور یوں رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔

مولانا ثناءاللہ چنیوٹیؒ کی رحلت

مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے تیسرے صاحبزادے مولانا ثناء اللہ چنیوٹی ۱۲ر جنوری ۲۰۲۱ء کی صبح انتقال فرما گئے۔ مولانا ثناءاللہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فارغ التحصیل تھے اور مولانا محمد الیاس چنیوٹی کے بقول کہ وہ ہم سب بھائیوں میں دینی تحریکوں، جامعہ عربیہ اور ادارہ دعوت وارشاد کے جلسوں کے نظم وغیرہ میں سب سے پیش پیش ہوتے تھے۔ بہت ہی مستعد عالم دین اور متحرک کارکن تھے۔ شوگر کے مریض تھے، ڈاکٹروں نے گردے واش کرنے کا طے کیا۔ آج، کل، کرتے رہے کہ وقت موعود آ گیا۔ لائبریری گراؤنڈ چنیوٹ میں جنازہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا ثناءاللہ کی وفات پر اظہار غم کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ حق تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

مسافران آخرت

۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیٹے محمد نعمان اسماعیل

۲...... جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے استاذ الحدیث مولانا محمد شفیق کے جواں سال بیٹے مولوی محمد سہیل

۳...... مولانا رانا محمد آصف مدرس جامعہ نعمانیہ کمالیہ کے والد گرامی رانا ولایت طاہر

۴...... مولانا عبدالقیوم جنڈانوالہ کے والد گرامی حافظ سلطان احمد

۵...... مولانا منظور عکاشہ دریاخان کے والد گرامی حافظ امیر احمد

۶...... ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مجاہد ختم نبوت جناب لالہ عطاءالرحمٰن بٹ جنوری ۲۰۲۱ء میں انتقال کر گئے ہیں۔

ادارہ لولاک تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہے کہ اللہ کریم ان تمام مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مولانا حافظ محمد عثمان ملتانیؒ کا وصال

مولانا محمد وسیم اسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے بزرگ رہنما مولانا حافظ محمد عثمانؒ خطیب جامع مسجد بھولی مائی، لوہا مارکیٹ ۱۶ر جنوری ۲۰۲۱ء کو جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ملتان لوہا مارکیٹ کی جامع مسجد بھولی مائی کے مولانا محمد عبداللہؒ نے حضرت شاہ جی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہمراہ پہلے مجلس احرار اسلام اور پھر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے خوب دینی تحریکوں میں حصہ لیا۔ انہی مولانا محمد عبداللہ کے ہاں ۱۹۵۰ء میں مولانا حافظ محمد عثمان پیدا ہوئے۔ حافظ محمد عثمان نے دس برس کی میں عمر خیرالمدارس میں قاری محمد دینؒ سے حفظ کیا۔ بعد ازاں استاذ القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی سے گردان کی۔ ۱۹۷۳ء میں جامعہ قاسم العلوم میں حضرت مفتی محمودؒ سے حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد جامع مسجد بھولی مائی لوہا مارکیٹ میں والد گرامی کے ساتھ معاون امام مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۰ء میں والد گرامی کی وفات کے بعد مستقل امام اور خطیب کے منصب پر فائز ہوئے۔ ۴۰ سال شب و روز مسجد کی ایسی خدمت سرانجام دی کہ وقت موعود آنے پر اسی مسجد کے محراب میں ہی سر رکھا، آخری سانس لی اور دار فانی سے دار البقاء جا پہنچے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامعہ خیرالمدارس اور جمعیت علماء اسلام سے تاحیات صرف وابستہ نہیں رہے بلکہ اپنے علاقہ میں تحریکی کاموں کی بھی مکمل سرپرستی فرماتے رہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی مسجد اس علاقہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکز تھی۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر چرمہائے قربانی کا کیمپ لگوا کر تین روز تک خود نگرانی فرماتے۔ بہت ہی بھلے مانس تھے ان کے جانے سے اہل علاقہ ایک بزرگ رہنما سے محروم ہو گئے۔ آپ کا جنازہ ۱۷ر جنوری ۲۰۲۱ء کو جامعہ خیرالمدارس میں حضرت قاری محمد حنیف جالندھری کی اقتداء میں ادا کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، حافظ محمد انس، مولانا محمد بلال، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی اور راقم نے شرکت کی۔ اللہ کریم حضرت حافظ صاحبؒ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

جناب محمد عارفؒ چناب نگر ضلع چنیوٹ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے انتہائی مخلص ساتھی جناب محمد عارف ۱۱ جنوری

۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جناب محمد عارفؒ ۱۹۵۷ء میں چناب نگر کے مضافاتی علاقہ ڈاور ضلع چنیوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰۰۰ء میں ڈاور سے مسلم کالونی چناب نگر میں مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت کے غربی جانب مسجد و مدرسہ کی محبت دل میں لئے مقیم ہوئے۔ جامعہ کے جوار میں مسکن کیا اختیار کیا کہ پڑوسی ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اپنی ہمت واستطاعت کے مطابق دامے، درمے، سخنے ادارہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ طلباء، علماء، اساتذہ اور مبلغین مجلس کے دل وجان سے فدا تھے۔ مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے لئے مہینوں پہلے کوشاں ہوتے، کانفرنس کے عمومی و خصوصی کھانے کی مکمل نگرانی کرتے، ہر آنے والے کو اپنا مہمان تصور کرتے۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور سادہ طبیعت کے مالک انسان تھے۔ مسلم کالونی چناب نگر سے وہ کیا گئے کہ پوری کالونی کو ہی اداس کر گئے۔ مدرسہ ختم نبوت کے اساتذہ وطلبہ نے ان کو غسل دیا، شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول دین پوری نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ بعدازاں آبائی علاقہ ڈاور کے قبرستان میں آپ کی تدفین کی گئی۔ حق تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو ان کے لئے صدقہ جاری بنائیں۔ آمین!

عربوں میں دعوت کا جذبہ

۳؍اگست ۱۹۴۹ء مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے مولانا مسعود عالم ندوی کو جب وہ عراق کے دورہ پر تھے۔ ایک خط میں لکھا:

''دین کی تخم ریزی کے لئے اس کشت ویراں میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھئے۔ حجت تمام کر دیجئے۔ دن رات ایک کر دیجئے۔ دل کو جلایئے اور بدن کو گھلایئے۔ خون دیدہ اور خون جگر بہایئے اور اس طرح بہایئے کہ دجلہ وفرات اپنی تنگ ظرفی اور کم مائیگی پر ماتم کریں۔ ایک ایک کا گریبان تھام کر کہئے کہ اے صحرائے عرب کے بھٹکے ہوئے آہو، اے عالم کی آبرو، اے ابراہیم علیہ السلام و محمد ﷺ کی آرزو تو کہاں گم ہے؟ کیا سیدنا عمرؓ کی دعائے نیم شبی اور آہ سحرگاہی مثنی بن حارثہؓ کے خون شہادت، ابوعبیدہ ثقفیؓ کی پامالی اور استخواں شکنی، سعد بن ابی وقاصؓ کی علم برداری، علی بن ابی طالبؓ کی جگر سوزی، اشک ریزی اور خطابت وتاثیر کی طوفان خیزی، آبروئے شہیداں، جگر گوشہ رسول کی تشنگی اور خاندان رسالت کے خون کی ارزانی، ابوحنیفہ کی دماغ سوزی، احمد بن حنبل کی تعزیر جرم عشق، ابن جوزی کی حمایت سنت، عبدالقادر جیلانی کی دردمندی کا حاصل صرف یہ ہے کہ تو ائمہ ہدایت کا ادنیٰ غاشیہ بردار اور اس کی راہ کا غبار ہے۔ عراق کے اس مقبرہ میں صور پھونک دیجئے اور شور قیامت برپا کیجئے۔''

(کاروان زندگی ص ۳۵۱،۳۵۲)

نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم. اما بعد!’’سمع جابر بن عبداللّٰہ: لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الٰی یوم القیامة قال فینزل عیسی ابن مریم علیه السلام فیقول امیرهم: تعال صل لنا فیقول: لا! ان بعضکم علٰی بعض امراء تکرمة اللّٰہ هذہ الامة (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)‘‘ ﴿حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا اور وہ قیامت تک غالب رہیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے کہ نہیں! تم ہی نماز پڑھاؤ۔ اس لئے کہ تم میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس امت کا اعزاز ہے۔﴾

تشریح: اس حدیث شریف میں پیش گوئی فرمائی ہے کہ میری امت میں ایک جماعت حق کی خاطر لڑتی رہے گی اور وہ اللہ کے فضل سے پسپا نہیں ہوں گے، غالب رہیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اس وقت ان کا امیر جو کہ امام مہدی ہوں گے حضرت عیسیٰ سے فرمائیں گے، تشریف لائیے نماز پڑھائیے۔ وہ انکار کر دیں گے کہ نہیں! یہ اقامت تمہارے لئے ہوئی ہے تم ہی نماز پڑھاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی جانب اس امت کا اعزاز ہوگا۔ ایک تو دین کی خاطر ایک جماعت کا ہمیشہ لڑتے رہنا، جہاد باللسان بھی مراد ہو سکتا ہے، جہاد بالسیف بھی۔ یعنی تلوار کے ساتھ، اسلحے کے ساتھ، یا زبان کے ساتھ، قلم کے ساتھ، ایسا نہیں ہوگا کہ پوری کی پوری امت بہک جائے اور کوئی غلط بات کہی جائے اور کوئی ٹوکنے والا نہ ہو۔

شیخ سعدی نے ایک لطیفہ لکھا ہے۔ ایک خلیفہ کو جب سلطنت مصر ملی اور اس کے قلمرو میں مصر بھی داخل ہو گیا تو کہنے لگے: اس مصر کے تخت پر بیٹھنے والا: ’’انا ربکم الاعلی ‘‘ (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) کا دعویٰ کرتا رہا ہے۔ (یعنی فرعون) یہ کرسی کچھ ایسی ہے تو میں اس کا توڑ کرنے کے لئے مصر کی کرسی پر ایک ایسے آدمی کو مقرر کروں گا جو سب سے زیادہ بے علم آدمی ہو تا کہ معلوم ہو جائے کہ مصر کی سلطنت کے بل بوتے پر خدائی کا دعویٰ زیب نہیں دیتا اور نعوذ باللہ فرعون ایسے ہی خدا بن گیا۔ چنانچہ ایک حبشی غلام کو مصر کا گورنر بنا دیا اور یہ حضرت یہاں تک پہنچے ہوئے تھے کہ ایک دفعہ دریائے نیل میں سیلاب آیا، کپاس کی فصل تباہ ہوگئی، لوگ گورنر صاحب کے پاس شکایت لے کر آئے، سیلاب کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوگئی ہیں تو گورنر صاحب فرمانے لگے: غلطی تو تمہاری ہے

تم نے کپاس کی کاشت کی اس کی جگہ صوف (بکریوں کے بال) کاشت کرتے! پشم کاشت کرتے تو فصل کیوں تباہ ہوتی؟ فرمایا: میری امت کا ایک گروہ حق پر لڑتا رہے گا اور یہ سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک جاری رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو عین اس وقت لشکر اسلام میں پہنچیں گے جب کہ اقامت ہو چکی ہوگی اور ان کا امام جو اس وقت امام مہدی ہوں گے وہ مصلیٰ پر جا چکے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جب نزول ہوگا تو امام مہدی پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ: ''تعال یا روح اللہ صل بنا'' اے روح اللہ! آگے آیئے اور نماز پڑھایئے۔ فرمائیں گے کہ نہیں! میں یہ نماز نہیں پڑھاؤں گا۔

دوسری روایت میں ہے: ''فانہا قد اقیمت لک'' اس کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے اور پھر اس کے بعد اس کی حکمت بیان فرمائیں گے کہ یہ اللہ کی جانب سے اس امت کا اعزاز ہے کہ ایک اولوالعزم نبی کو ایک امتی کے پیچھے نماز پڑھوائی جارہی ہے۔ چنانچہ وہ نماز تو حضرت مہدی پڑھائیں گے۔ اس کے بعد مستقل طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام ہوں گے اور مسلمانوں کی امارت حکومت بھی حضرت مہدی ان کے سپرد کر دیں گے اور خود ان کے وزیر بن جائیں گے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی ملک کا صدر باہر جاتا ہے تو پیچھے ایک شخص کو نائب بنا دیا جاتا ہے اور اس کے آتے ہی وہ معزول ہو جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور حضرت مہدی امتی ہیں۔ نبی کی موجودگی میں امتی امام نہیں ہوا کرتا۔ وہ خود بخود امامت سے معزول ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہی کہہ دے نماز پڑھاؤ تو دوسری بات ہے۔ بعض لوگوں کو یہ اشکال پیش آتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو انہوں نے قرآن اور حدیث کہاں پڑھا ہوگا؟ یہ مرزائی لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ اگر ان کو نبوت کے معنی معلوم ہوتے تو یہ سوال نہ کرتے۔ نبی اس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ براہ راست بتاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ''ویعلمہ الکتٰب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل (آل عمران:۴۸)'' کہہ کر پہلے سے ان کی کتاب وحکمت کی تعلیم کو ذکر کر دیا ہے۔ اللہ نے کتاب وحکمت کی تعلیم ان کو الگ دی اور تورات وانجیل کی تعلیم الگ دی۔ معلوم ہوا کہ جس طرح تورات اور انجیل اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو سکھائی گئی، اسی طرح قرآن وحدیث کی تعلیم دی گئی اور یہ بے چارے کہتے ہیں: کہاں پڑھی تھی؟ میں کہتا ہوں جہاں آدم علیہ السلام نے تمام کے تمام اسماء پڑھے تھے۔ اسی یونیورسٹی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسلامی شریعت کا درس دیا۔ تم آج اپنی سطح کو سامنے رکھ کر سوال کرتے ہو، تمہیں معلوم نہیں کہ نبی پڑھنے والا ہے اور اللہ اس کو پڑھانے والا ہے اور اس کے لئے نہ یونیورسٹی میں جانے کی ضرورت ہے اور نہ کورس کی ضرورت ہے، نہ مدت کی۔ بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ چیزوں کی تخلیق فرماتے ہیں نبی کے قلب میں اللہ تعالیٰ علوم پیدا فرما دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو کتاب وسنت کے بھی ماہر ہوں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات کے بھی ماہر تھے اسی طرح جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ کتاب وسنت کے ماہر ہوں گے۔

فتنہ قادیانیت سے متعلق ریاست بہاولپور کا تاریخی فیصلہ

مولانا محمد وسیم اسلم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

کوئی دورائے نہیں کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا وہ بنیادی اور کلیدی عقیدہ ہے کہ جس کے تحفظ کے لئے لازوال قربانیوں کا لامتناہی سلسلہ خیر القرون کے مقدس زمانہ سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جب، جہاں اور جس دور میں بھی نبوت کے جھوٹے مدعیان نے امت کے اس اجماعی عقیدہ میں نقب زنی کرنے کی ناپاک جسارت کی، تو تاریخ عالم اس بات پر شاہد ہے کہ غیور مسلمان مرد ہوں یا خواتین، بچے ہوں یا بوڑھے میدان عمل میں اترے۔

ہندوستان میں برطانوی سامراج نے بھی اپنی پشت پناہی میں ''ایک خود کاشتہ پودے'' (قادیان کے دہقان) کو پروان چڑھایا۔ اس خود کاشتہ پودے نے قرآن وسنت کی واضح تعلیمات پر اپنے کفر والحاد کے نشتر چلا کر انہیں مجروح کیا اور اسلام کی ناؤ ارتداد کے دلدل میں ڈبونا چاہی، لیکن اللہ کریم بہت ہی جزائے عطا فرمائیں امت کے ان افراد کو جنہوں نے چہار اطراف سے قادیانی کفر وارتداد کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھ کر اہل اسلام کو کفر وزندقہ سے بچایا۔

علماء کرام اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جہاں میدان عمل میں اترے وہاں جج صاحبان نے بھی اپنی عدالتوں میں غیرت دینی کا ثبوت دیتے ہوئے بلاکم وکاست اور بلا خوف وخطر کفر واسلام میں امتیاز پیدا کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کیا۔ درجنوں عدالتی فیصلہ جات نے قادیانی صنم کدوں میں صف ماتم بچھائی۔ ''قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے'' کے نام سے جناب محمد متین خالد صاحب انہیں جمع کر چکے ہیں۔ ان سے ہٹ کر آج کی تحریر میں موقع کی مناسبت سے متحدہ ہندوستان کی سرزمین پر فتنہ قادیانیت کے خلاف ہونے والے پہلے معرکۃ الآراء اور تاریخ ساز فیصلہ ''مقدمہ مرزائیہ بہاولپور'' کی مختصر روئیداد ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

ریاست بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کے قصبہ ''مہند شریف'' میں مولانا الٰہی بخشؒ فاضل دیوبند تھے، جنہوں نے دو نکاح کئے۔ پہلے نکاح سے ان کی ایک بیٹی غلام عائشہ بی بی تھی، مولانا الٰہی بخشؒ نے اپنی اس بیٹی کا نکاح اس کے لڑکپن میں اپنی دوسری اہلیہ کے بھائی عبدالرزاق جو کہ اس وقت مسلمان تھا سے کیا۔

ناکح عبدالرزاق غلام عائشہ بی بی کی بلوغت اور رخصتی سے قبل ہی قادیانیت کو اختیار کر کے دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا اور اس کے ارتداد کا علم غلام عائشہ بی بی اور ان کے والد مولانا الٰہی بخش کو بھی ہوگیا، جس پر انہیں حد درجہ کی پریشانی لاحق ہوئی۔ اس پریشانی کے عالم انہوں نے خانقاہ دین پور شریف کے بانی حضرت خلیفہ غلام محمدؒ کے مشورہ کے بعد ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو احمد پور شرقیہ کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا۔ ایک طرف پیشیاں پڑتی رہیں اور کارروائیاں چلتی رہیں جب کہ دوسری طرف قادیانیوں نے مقدمہ کو خارج کرنے کے لئے اپنے اثر ورسوخ استعمال کرنے کی کوشش کی۔ ۷ مئی ۱۹۲۷ء کو عبدالرزاق کی استدعا پر مقدمہ احمد پور شرقیہ کی عدالت سے ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کی عدالت میں منتقل ہوا۔ ۲۱ نومبر ۱۹۲۸ء کو مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ مسماۃ غلام عائشہ بی بی وغیرہ نے چیف کورٹ عدالت عالیہ بہاول پور میں نظر ثانی کی اپیل دائر کی۔ مقدمہ دوبارہ بحال ہوا۔ مدعیہ غلام عائشہ بی بی کی طرف سے حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ اور ابوالعباس مولانا محمد صادق بہاول پوری اس مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔ مزید برآں مولانا غلام محمد گھوٹوی ؒ کی دعوت پر درج ذیل جید علماء کرام بھی تشریف لائے اور اس مقدمہ کی پیروی کی۔ ان حضرات میں:

۱...... علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ	۲...... مولانا مفتی محمد شفیعؒ
۳...... سید محمد مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ	۴...... مولانا ابوالقاسم محمد حسین کولوتارڑوی
۵...... مولانا ابوالوفاء شاہ جہان پوریؒ	۶...... مولانا نجم الدینؒ ایسے حضرات شامل تھے۔

مدعا علیہ عبدالرزاق کی طرف سے مرزائی جماعت کے صف اول کے نامور مبلغ جلال الدین شمس، غلام احمد اختر اور دیگر افراد نے پیروی کی۔

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے مولانا غلام محمد گھوٹویؒ کا مکتوب موصول ہونے کے بعد دیوبند سے بجائے ڈابھیل جانے کے بہاول پور کا سفر کیا۔ آپ نے ۱۹/اگست ۱۹۳۲ء بروز جمعۃ المبارک بہاول پور کی سرزمین کو اپنی آمد سے سرفراز فرمایا۔ ۲۵/اگست ۱۹۳۲ء کو عدالت تشریف لائے اور اپنی شہادت قلم بند کرائی۔ آپ کا بیان ۲۸/اگست تک جاری رہا۔ ۲۹/اگست کو جلال الدین شمس قادیانی نے اس پر جرح کی۔ اسی روز یہ تاریخ ساز واقعہ پیش آیا کہ: ''حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے مرزا قادیانی کو جہنمی کہا، جس پر مختار مدعا علیہ جلال الدین نے احتجاج کرتے ہوئے جرح بند کر دی۔ حضرت کشمیریؒ نے اپنا دست مبارک جلال الدین قادیانی کے کندھے پر رکھ کر فرمایا کہ اگر دیکھنا چاہتے ہو کہ مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے تو ابھی یہیں کمرہ عدالت میں دکھا سکتا ہوں۔'' (مقدمہ مرزائیہ بہاول پور کمپیوٹرائیڈیشن ج۱ص۳۳)

۲۶/اگست کو جامع مسجد الصادق بہاول پور میں ہزاروں کے مجمع سے تاریخی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

انہوں نے دوران خطاب فرمایا کہ:''جب شیخ الجامعہ کا مکتوب موصول ہوا تو سوچا کہ میرے پاس کوئی زادراہ نہیں ہے، شاید یہ ذریعہ نجات بن جائے کہ میں حضرت محمد ﷺ کے دین کا جانب دار بن کر یہاں آیا ہوں۔'' (مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کمپیوٹرائیڈیشن ج۱،ص۱۷۲)

یہ سن کر آپ کے شاگرد مولانا عبدالحنان ہزاروی نے کھڑے ہوکر کہا کہ اگر حضرت کو اپنی نجات کا یقین نہیں، تو پھر دنیا میں کس کی نجات متوقع ہے؟ حضرت کشمیریؒ نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''ان صاحب نے تعریف میں مبالغہ کیا، حالانکہ ہم پر یہ بات کھل گئی کہ: گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے، اگر ہم تحفظ ختم نبوت کا کام نہ کرسکیں۔'' (مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کمپیوٹرائیڈیشن ج۱،ص۱۷۲)

بہاولپور سے واپس جاتے وقت اپنے شاگرد مولانا محمد صادق بہاولپوری سے فرمایا کہ فیصلہ آنے تک حیات رہی تو ٹھیک ورنہ میری قبر پر آکر فیصلہ سنا دینا۔ چنانچہ فیصلہ سے قبل ہی آپ مئی ۱۹۳۴ء میں وصال فرماگئے۔

۱۹۳۴ء کے اواخر میں فریقین کی شہادتیں ختم ہوئیں، فیصلہ زیر غور تھا اور مرزائی جماعت ہر طرف سے مایوس ہوئی تو ازخود ہی ایک سازش کے تحت مدعا علیہ عبدالرزاق کو اس امید زشت پر قتل کرادیا کہ اس کی موت کے بعد یہ قضیہ ختم ہوجائے گا اور جماعت مرزائی فیصلہ کے بعد کی بدنامی سے بھی بچ جائے گی۔

۱۰ نومبر ۱۹۳۴ء کو یہ وقوعہ پیش آیا۔ چناں چہ مدعا علیہ کی وفات کے بعد ۴ دسمبر ۱۹۳۴ء جلال الدین شمس مختار مدعا علیہ کی جانب سے یہ درخواست دی گئی جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہ کی وفات کے بعد مقدمہ زیر بحث میں اب کسی فیصلہ کی ضرورت باقی نہ ہے۔ گویا مختاران مدعا علیہ مرزائیوں کی خواہش تھی کہ مقدمہ خارج کردیا جائے۔ جب کہ مختاران مدعیہ چاہتے تھے کہ حق و باطل کے اس عظیم مقدمہ پر فیصلہ بہرصورت ضروری صادر ہونا چاہیے۔

مختاران مدعیہ نے مستند قانونی حوالہ جات پیش کرکے ثابت کیا کہ کسی ایک فریق کی موت واقع ہوجانے کی صورت میں بھی بروئے قانون مروجہ شرع شریف عدالت کے لئے لازم ہے کہ اس مرحلہ پر اپنا فیصلہ صادر کرے۔ فاضل جج نے فریقین کے پیش کردہ قانونی حوالہ جات و نظائر کا پوری تحقیق سے جائزہ لینے کے بعد مسماۃ غلام عائشہ بی بی مدعیہ کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے ۷؍فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ صادر فرمایا کہ قرآن پاک، احادیث نبوی ﷺ اور قانون کی روشنی میں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین اپنے عقائد اور اعمال کی بناپر مسلمان نہیں بلکہ کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

حق و باطل کے اس فیصلہ سے ایک صدی قبل انگریز کے ترکش سے نکلنے والے آخری تیر نے بفضل

اللہ تعالیٰ لوٹ کراسی کے تراشیدہ نبی کی ذریت اور متبعین کو ایسا گھائل کیا کہ وطن عزیز کی پاک سرزمین ان پر اس قدر تنگ ہوئی کہ آج دیار غیر میں گوشۂ عافیت کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے فرمان کے مطابق مولانا محمد صادق بہاول پوریؒ نے آپ کے مزار اقدس پر جاکر یہ فیصلہ سنایا۔

یوں حق وباطل یعنی اسلام اور مرزائیت کے مابین ۱۹۲۶ء تا ۷فروری ۱۹۳۵ء ہونے والا معرکۃ الآراء، تاریخ ساز اور مشہور ومعروف مقدمہ میں قادیانی ذکت آمیز شکست سے دوچار ہوئے۔ مقدمہ بہاول پور تین جلدوں میں پہلی بار اسلامک فاؤنڈیشن کے زیراہتمام ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار مکتبہ سیداحمد شہید نے ۲۰۰۶ء میں شائع کیا اور اب نومبر ۲۰۲۰ء میں تیسری اشاعت جو کہ پہلا کمپیوٹرائیڈیشن بھی ہے، میں اس مقدمہ کی مکمل روئیداد معہ تمام علمائے ربانیین کے بیانات، مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری کا مکمل ومفصل سوانحی خاکہ پہلی بار اس کا حصہ بن کر شامل اشاعت ہوا۔ قادیانی کتب کے جدید حوالہ جات سے تحقیق شدہ ایڈیشن ہے جوکہ ہرلحاظ سے جامع مانع ہے۔

حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینی رحمۃ اللہ علیہ اور ردقادیانیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ’’۶محرم الحرام ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴مئی ۱۹۹۷ء کو ہمارے معمر بزرگ حضرت مولانا قاضی محمد زاہدالحسینی نوراللہ مرقدہ وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ سید گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اوران کا خاندان قدیم ہی سے علوم دینیہ کی خدمت میں مشہور ہے۔ ان کے جدامجد حضرت بازگل مرحوم امیرالمؤمنین سیداحمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قافلہ جہاد میں شریک تھے۔ سقوط بالاکوٹ کے بعد علاقہ چھچھ کے موضع شمس آباد میں آباد ہوگئے۔ حضرت قاضی صاحب کے دادا قاضی نادردین اپنے دور میں پنجابی کے مشہور شاعر اور مصلح تھے۔ حضرت قاضی صاحب کے والد ماجد مولانا مفتی قاضی غلام جیلانی مرحوم برصغیر کے محقق علماء میں سے تھے، مناظر وصاحب قلم عالم دین تھے۔ پچاس کے قریب علمی اور اصلاحی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ سلسلہ نقشبندیہ میں خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز طریقت تھے۔ مرزا قادیانی سے تقریراً وتحریراً مناظرے کئے اور ردقادیانیت میں ان کی کتب ’’تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی‘‘ شہرۂ آفاق ہے۔ بنگال میں جب مرزائیت نے پرپرزے نکالنے شروع کئے تو ایک عرصہ تک وہاں رہ کر ان کا مقابلہ کیا۔ ۱۹۲۸ء میں انتقال فرمایا اوراپنے آبائی گاؤں شمس آباد میں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ مشائخ دیوبند ص۱۷۶)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے……مبصر: مولانا اللہ وسایا

مظہر کرم (سوانح حیات حضرت قاضی مظہر حسینؒ): تصنیف: مولانا عبدالجبار سلفی: صفحات ۱۲۰۰

قائد اہل سنت، وکیل صحابہؓ، بانی تحریک خدام اہل سنت پاکستان حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی سوانح حیات ’’مظہر کرم‘‘ کے نام پر تازہ چھپ کر مارکیٹ میں آئی ہے۔ فاضل نوجوان، اہل علم وقلم حضرت مولانا عبدالجبار سلفی اس کتاب کے لکھنے والے ہیں۔ اس کتاب کے ۲۷، ابواب ہیں اور ہر باب میں کئی کئی عنوانات کے تحت صاحب سوانح کے آباء واجداد، علاقہ کے تعارف سے کتاب نے اٹھان بھری ہے۔ پیدائش سے وفات تک مرحلہ وار ایسی منظر کشی کی گئی ہے کہ مصنف نے صاحب سوانح کی زندگی کے تمام مناظر کو اس خوبی کے ساتھ پیش کر دیا ہے گویا ایک صدی کی تاریخ قلم بند ہوگئی ہے۔

اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ جس واقعہ کو لیا ہے اس کی تمام جزئیات تک کو ایسا سمو دیا ہے کہ کوئی پہلو تشنہ یا قابل سوال نہیں رہنے دیا۔ مثلاً ’’صاحب سوانح‘‘ کی تعلیم کے دور کو لیا تو تمام اساتذہ کرام کا جامع مگر خوب صورت تعارف کرا دیا۔ ’’صاحب سوانح‘‘ کا کسی تحریک میں شامل ہونے کا ذکر چھیڑا تو پوری تحریک کے خدوخال، تحریک کے قائدین کے تذکرے، پھر جس واقعہ میں جس شخصیت کا ضمنی تذکرہ آیا تو اس شخصیت کے تعارف کو اتنا اجاگر کر دیا کہ تمام وکمال اس شخصیت کی سوانح آ گئی۔

کتاب ضخیم ہے، بڑے صفحات کے بارہ صد صفحات پر مشتمل ہے۔ سائز وہی ہے جو کسی شخصیت پر کسی رسالہ کا نمبر شائع کیا جاتا ہے۔ بارہ صد صفحات کا نمبر بڑا وقیع نمبر شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں سینکڑوں شخصیات اہل قلم کے مضامین مل کر یہ حجم اختیار کرتے ہیں۔ مصنف اکیلے نے یہ محنت کر کے سینکڑوں آدمیوں کا کام ایک نے کر دیا کا مظہر یہ کتاب ہے۔

خوبی کی بات یہ ہے کہ واقعہ کا ماخذ بیان کر دیا۔ ان خوبیوں نے اس کو مدلل ومکمل بنا دیا ہے۔ خوشی ہے کہ ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا قاضی ظہور الحسن اظہر دامت برکاتہم نے اس کتاب کو مکمل ملاحظہ کر کے اس کی ثقاہت کو مزید منور کر دیا ہے۔ عرصہ سے اس کتاب کی آمد کا انتظار تھا۔ دیر آید درست آید کا شاہکار ہے۔ امید ہے کہ یاران طریقت اس کو سر آنکھوں پر رکھیں گے کہ واقعی وہ اس اعزاز کی مستحق تصنیف لطیف ہے۔

پروفیسر طاہر ہاشمی کی علمی خیانتیں: مصنف: جناب محمد اسامہ حنفی: صفحات:۸۰: ناشر: النعمان (اس سے زیادہ کوئی تفصیل یا رابطہ نمبر وغیرہ درج نہیں)

حویلیاں کے پروفیسر طاہر ہاشمی صاحب نے ’’سیدنا معاویہؓ کے ناقدین‘‘ نامی کتاب لکھی۔ جس میں محدث عبدالرزاق، امام طبری، امام رازی، حضرت حاکم نیشاپوری، ہدایہ علامہ مرغینانی، علامہ تفتازانی، علامہ جامی، حضرت ملا علی قاری، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، صاحب نورالانوار ملا جیون، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت نانوتوی، حضرت گنگوہی، حضرت سید انور شاہ، مفتی کفایت اللہ، مولانا عبدالشکور لکھنوی، قاضی مظہر حسین اور مولانا اوکاڑوی سمیت چالیس سے زیادہ حضرات کی عبارتوں سے کشید کیا کہ وہ سیدنا معاویہؓ کے ناقد تھے۔ ان کی اس کتاب کے جواب میں صحیح صورت حال واضح کرنے کے لئے جناب محمد اسامہ نے جناب ہاشمی صاحب کی علمی خیانتوں کے عنوان سے ۳۲ خیانتیں جمع کی ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی اور حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کی تقاریظ بھی شامل اشاعت ہیں۔

جناب ہاشمی نے اپنی کتاب میں مذکورہ بالا اکابر کو سیدنا امیر معاویہؓ کا ناقد ثابت کرنے کی کوشش میں نا معلوم سیدنا امیر معاویہؓ کا دفاع کیا ہے ان کے مخالفین کو ہتھیار مہیا کیا ہے کہ یہ سب حضرات اکابر سیدنا معاویہؓ کے خلاف تھے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

بہر حال زیر نظر کتاب کے نوجوان عالم مصنف کی محنت قابل داد ہے۔ محبت اہل بیت کے نام پر صحابہ کرامؓ سے اور دفاع صحابہ کرامؓ کے نام پر اہل بیتؓ سے ذرہ برابر بے انصافی ایمان کے لئے دیمک سے خطرناک ہے۔ اکابر سے محبت واعتماد ہی صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق ارزانی کا باعث ہے۔ ورنہ جناب چتروڑی صاحب امام بخاری کے خلاف اور جناب ہاشمی صاحب راوی بخاری محدث عبدالرزاق، محدث دہلوی، صاحب ہدایہ، صاحب نورالانوار یا ملّا علی قاری کے خلاف خامہ فرسائی کریں تو جائے تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

زم زم (تاریخ، روایات اور سائنس کے تناظر میں): مؤلف: محمد ایوب: صفحات:۱۷۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: المغنی بکس مال پلازہ، اردو بازار گلگشت ملتان: رابطہ مؤلف03017403941!!

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے اکلوتے فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو بحکم خداوندی ملک شام سے مکہ مکرمہ لائے اور بیت اللہ کے قریب ایک جگہ ٹھہرا دیا۔ ماں بیٹے کے پاس کچھ کھجوریں اور ایک مشک پانی رکھا اور اللہ کے حکم سے انہیں اسی مقام پر چھوڑ کر چلے گئے۔ سیدہ ہاجرہ

علیہا السلام کھجوریں کھاتی رہیں، پانی پیتی رہیں اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی رہیں۔ جب یہ زاد راہ ختم ہو چکا تو بچہ بھوک و پیاس سے بے تاب ہو کر لوٹ پوٹ ہونے لگا، تب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام پانی کی تلاش کے لئے نکل کھڑی ہوئیں۔ سب سے قریب صفا پہاڑی پر چڑھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی پانی کا انتظام ہو سکے، پھر صفا سے نیچے اتر کر مروہ پہاڑی کی جانب دوڑیں کہ شاید ادھر کچھ نظر آ جائے۔ یوں دونوں پہاڑیوں کے مابین سات چکر لگائے۔ بحکم ایزدی حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے، سیدنا اسماعیل کے پیروں کی جانب پر مارا جس سے پانی کا چشمہ جاری ہوا، چشمہ ابلنے لگا تو سیدہ ہاجرہ نے خوشی کے مارے اپنے ہاتھوں سے پانی کو روکنا چاہا۔ جب اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکیں تو فرمایا: ''زم زم'' حضرت جبرئیل نے سیدہ ہاجرہ کو تسلی دی اور کہا اس کے ضائع ہونے کا خدشہ مت کرنا۔

یوں دنیا میں آب زم زم کا آغاز ہوا۔ اس آب کے بہت سے نام ملتے ہیں۔ علماء کرام نے تقریباً اس پانی کے ساٹھ (۶۰) نام لکھے ہیں۔ قرآن وحدیث کے روشنی میں اس کے بے شمار فضائل وفوائد لکھے گئے ہیں۔ صاحب کتاب بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے درس وتدریس کے مختلف شعبہ جات سے منسلک ہونے کے بعد ریٹائرڈ ہیں۔

انہوں نے زیر نظر کتاب میں آب زم زم کو تاریخ، روایات اور سائنس کے تناظر میں پرکھا ہے جو کہ تعلیمات قرآن وسنت کے ہی عملی مشاہدات اور شرح میں ماثر اضافہ ہے۔ کتاب میں بیس (۲۰) ابواب قائم کئے ہیں، جن میں چند اہم ابواب کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں: زم زم ایک زندہ معجزہ، زم زم اور خلافت عثمانیہ، زم زم اور خلافت عباسیہ، زم زم اور آل سعود، آب زم زم کے کیمیائی تجزیئے، آب زم زم میں موجود کیمیکل اور فیزیکل پیرامیٹرز، آب زم زم اور نینوٹیکنالوجی، آب زم زم کا الہامی کتب میں ذکر، آب زم زم اور مستشرقین۔ یہ چند ایک ایسے عنوانات ہیں جن پر تحقیق وتدوین کا سلسلہ آج کل تقریباً ناپید ہے۔ بات کو سمجھانے کے لئے گاہے بگاہے تصاویر کا اضافہ بھی قابل تحسین ہے۔ اپنے موضوع پر جدید تجربات اور دل چسپ حقائق پر منفرد کتاب ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۲۴ جنوری ۲۰۲۱ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے امیر حضرت مولانا مفتی معاذ نے عقیدہ ختم نبوت پر مفصل ومدلل خطاب ارشاد فرمایا۔

وائٹ روڈ چوک کوئٹہ کا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ رکھ دیا گیا

مولانا محمد اویس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی تین ماہ کی کوششوں کے بعد ان کی استدعا کو منظور کرتے ہوئے ’’میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ‘‘ نے جعفر خان جمالی روڈ وائٹ روڈ چوک جو کہ اس سے قبل کسی نام سے منسوب نہ تھا ’’ختم نبوت چوک‘‘ رکھنے کی منظوری دے دی ہے۔ کوئٹہ کے تمام مسلمانوں نے میٹرو پولیٹن کارپوریشن کے اس اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔ اس سلسلہ میں ایڈمنسٹریٹر جناب سیدال خان لونی، چیف آفیسر جناب عطاء اللہ بلوچ، چیف انجینئر جناب حاجی محمد یوسف زہری، پی اے چیف آفیسر جناب محمد طارق، پی اے ایڈمنسٹریٹر جناب محمد بلال، زون آفیسر جناب منان سکندر، سپرنٹنڈنٹ جناب حاجی منظور، کلرک جناب محمد اشرف و جناب انور زمان سمیت دیگر اسٹاف اور احباب نے بھرپور تعاون کیا۔ ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اہلیان کوئٹہ سے درخواست کرتا ہے کہ آئندہ خط وکتابت میں مذکورہ چوک کو ’’ختم نبوت چوک‘‘ کے نام سے پکارا جائے۔ ختم نبوت چوک کی منظوری کا نوٹیفکیشن ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ

منجانب: ایڈمنسٹریٹر، میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ

بخدمت:
1۔ جناب ڈائریکٹر تعلقات عامہ حکومت بلوچستان، کوئٹہ
2۔ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل، کوئٹہ
3۔ جناب ڈویژنل انجینئر ٹیلیگراف، کوئٹہ
4۔ جناب ایس ایس پی ٹریفک پولیس، کوئٹہ
5۔ جناب ریونیو آفیسر واپڈا، کوئٹہ
6۔ جناب جنرل منیجر ایس ایس جی سی، کوئٹہ
7۔ جناب ڈائریکٹر جنرل نادرا، ریجنل ہیڈکوارٹر نادرا آفس کوئٹہ

مراسلہ نمبر: 5/5 مورخہ 22/01/2021

عنوان: NOC/خط وکتابت بنام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ، پاکستان کوئٹہ کی استدعا کو منظور کرتے ہوئے میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ نے جعفر خان جمالی روڈ و وائٹ روڈ چوک جو کہ اس سے قبل کسی نام سے منسوب نہ تھا "ختم نبوت چوک" رکھنے کی منظوری دی جاتی ہے۔

لہٰذا آئندہ خط وکتابت میں مذکورہ چوک کو "ختم نبوت ﷺ" چوک سے پکارا اور لکھا جائے۔

ایڈمنسٹریٹر
میٹرو پولیٹن کارپوریشن کوئٹہ

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کھلابٹ ہری پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی علم دین شہید ٹاؤن شپ کے زیراہتمام ۱۵؍نومبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد فاروق اعظم چوک صدیق اکبر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی مفتی محمد عمر، صدارت مولانا فدا محمد خان اور نگرانی مفتی شمس القدیر نقشبندی نے کی۔ قاری فیصل محمود نے تلاوت کی۔ مولانا عادل فرید نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالحنان صدیقی اور مولانا عامر شہزاد کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، فضیلت اور تحفظ کے تقاضوں پر مدلل بیانات ہوئے۔ ضلع بھر سے علمائے کرام اور عوام الناس نے وفود کی صورت میں بارش کے باوجود کانفرنس میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد چک ۳۹؍بارہ ایل چیچہ وطنی میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۱۷، ۱۸، ۱۹؍نومبر ۲۰۲۰ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء مولانا محمد ریاض کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن اور مولانا طاہر محمود کے عقیدہ ختم نبوت اور حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر بیانات ہوئے۔ کورس کے تمام تر انتظامات کی نگرانی جناب محمد اصف لطیف رامے، محمد ساجد سعید، محمد عامر لطیف اور دیگر رفقاء کرام نے کی۔ کورس کی اختتامی دعا حضرت پیرجی عبدالجلیل رائے پوری نے فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس شکارپور

یکم؍دسمبر ۲۰۲۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اشرفیہ شکارپور زیر سرپرستی مولانا قاری منیب سومرو زیر صدارت مولانا قاری مجیب الرحمٰن مدنی، زیر نگرانی مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مولانا محمد یوسف سومرو منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

لاڑکانہ میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے زیراہتمام تین مقامات پر دو، دو روزہ ختم نبوت کورس بذریعہ

ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا انعقاد کیا گیا۔ان کورسز کو پڑھانے کے لئے حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد چھ روزہ دورہ پر لاڑکانہ آئے۔ذیل میں ان کورسز کی اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... پہلا کورس ۱۷، ۱۸؍دسمبر ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد مدینہ مدیجی شہر تحصیل گڑی یاسین ضلع شکارپور میں مولانا حافظ عبدالباسط چنہ کی زیرنگرانی منعقد ہوا۔کورس میں مولانا توصیف احمد اور مولانا ظفراللہ سندھی کے لیکچر ہوئے۔سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی نے سرپرستی فرماتے ہوئے اپنی تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔

۲...... دوسرا کورس ۱۹، ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۰ء بلال مسجد جمعہ خان منڈی شہر شکارپور میں ہوا۔میزبانی مولانا محمد یوسف سومرو نے کی۔کورس میں مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد، مولانا حافظ ظفراللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ نے لیکچر دیئے۔جبکہ آخری دن خصوصی شرکت مولانا طاہر ہالیجوی نے کی اور بعد عشاء بیان بھی کیا۔جبکہ بروز ہفتہ بعد ظہر تبلیغی مرکز شکارپور میں طلباء کرام سے بیان ہوا۔

۳...... تیسرا کورس ۲۱، ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۰ء صدیقی مسجد بیڑیو چانڈیو ضلع لاڑکانہ میں ہوا۔میزبان مولانا قاری عبدالمالک ہکڑو خطیب مسجد ہذا تھے۔مولانا توصیف احمد، مولانا ظفراللہ سندھی کے علاوہ پہلے روز بعد عشاء مولانا مسعود سومرو برادر شہید اسلام، جبکہ دوسرے اور آخری دن مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام علامہ راشد محمود سومرو نے خصوصی شرکت کی اور ایمان کی اہمیت پر بیان کیا۔حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ خانقاہ امروٹ شریف، حضرت سائیں خلیفہ احمدالدین، حضرت مولانا سائیں محمد عالم پھوڑ درگاہ جرار شریف، حضرت مولانا سائیں مولانا عبدالکریم قریشیؒ، حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کی قبور پر حاضری ہوئی۔مولانا علامہ راشد محمود سومرو کی دعوت پر گلشن شہید اسلام جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ میں رات کا قیام ہوا۔

ماہنامہ درس ختم نبوت دریاخان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریاخان کے زیراہتمام ۲۰دسمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز عشاء جامع مسجد فردوس میں ماہانہ درس ختم نبوت ہوا۔ہدیہ نعت قاری قمرالزمان صدیقی نے پیش کیا۔مولانا محمد عمر دراز آف روڈہ نے بیان کیا۔ان کے ہمراہ سابق قادیانی نومسلم محمد شیراز، خلیل احمد، محمد رفیق خوشاب نے بھی شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۸، ۲۹، ۳۰دسمبر ۲۰۲۰ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ عمر بن خطاب شاہ رکن عالم ملتان میں تین روزہ کورس منعقد ہوا۔سرپرستی حضرت مولانا کریم بخش مدظلہ جبکہ نگرانی مولانا محمد معاذ کریم نے کی۔تینوں روز مفصل اسباق حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پڑھائے۔کورس میں جامعہ کے تمام طلباء کرام اور اساتذہ سمیت اہل علاقہ نے بھی شرکت کی۔

آل فیصل آباد ختم نبوت کورسز برائے معلمین

ضلع فیصل آباد کی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کورسز کا سلسلہ جاری ہے۔ کورسز کے انعقاد کا تعارف گزشتہ شمارے کے ص ۴۹ پر ہو چکا۔ اس سلسلہ میں مزید جن مقامات پر تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا ان کی اجمالی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

۲۹ دسمبر ۲۰۲۰ء کو محلہ عثمان غنی غلام محمد آباد میں جامع مسجد بلال میں مفتی محمد شعیب کی زیرنگرانی۔

۱۳ر جنوری ۲۰۲۱ء کو جامعہ دارالقرآن میں حضرت قاری محمد یاسین اور مولانا غلام فرید کی زیرنگرانی۔

۱۵ر جنوری کو جامع مسجد عثمانیہ ایم بلاک علامہ اقبال کالونی مفتی ثناراللہ ثار کی زیرنگرانی۔

۱۹ر جنوری کو مدرسہ ابی ہریرہ محلہ حسین آباد نشاط آباد میں مولانا پیر عبدالوکیل سعد کی زیرنگرانی۔

۲۱ر جنوری ۲۰۲۱ء کو مدنی مسجد، گلبرگ سی میں قاری محمد یونس رحیمی کی زیرنگرانی۔

۲۵ر جنوری کو تاندلیانوالہ کے گاؤں ۴۲۰ برہان کی جھوک میں مفتی عبدالرحمٰن، مفتی محمد عثمان اور مولانا عبدالرؤف حیدری کی زیرنگرانی تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ تمام نشستوں میں ۷۵ سے زیادہ علماء کرام اور ائمہ مساجد نے شرکت کر کے عوام کو تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کا بھرپور عزم کیا تمام نشستوں میں شریک ہونے والے علماء اور ائمہ مساجد کو ''ختم نبوت کورس'' کتاب ہدیۃً دی گئی۔ ان نشستوں میں مفتی خبیب احمد شاہ، مفتی مصطفیٰ عزیز اور مولانا غازی عبدالرشید نے نہایت احسن انداز میں گفتگو کر کے سامعین کو ہر طرح سے مطمئن کیا اور سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے تمام اسفار میں ختم نبوت کے کارکن میاں عبدالرحمٰن نے ڈرائیور کے فرائض سرانجام دیئے۔ (رپورٹ: مولانا محمد سالم)

ختم نبوت کورس بادامی باغ لاہور

جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰ بادامی باغ لاہور میں ختم نبوت کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸، ۹، ۱۰ر جنوری ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوا۔ پہلے روز مولانا نعیم الدین شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک نے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت وحقانیت پر لیکچر دیا۔ دوسرے روز مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے قادیانی کلمہ کی حقیقت کے عنوان پر پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا۔ آخری روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت امام مہدی کے ظہور اور حضرت مسیح کے نزول اور ان کی علامات پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔ کورس کی سرپرستی مولانا مفتی محمد اجمل، صدارت جناب میاں رضوان نفیس، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حامد بلوچ نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد فرحان، جناب محمد عمران بھٹی نے کورس کے انتظامات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کورس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸، ۹، ۱۰ جنوری ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ دارالعلوم رحیمیہ پیر کالونی ملتان میں تین روزہ کورس مہتمم مولانا محمد احمد ادریس اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسعد ادریس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی مولانا محمد عمر فاروق نے کی۔ تینوں روز حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں جامعہ کے طلباء، اساتذہ سمیت اہل علاقہ نے بھی شرکت کی۔

ختم نبوت کورس قلعہ عبداللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل گلستان ضلع قلعہ عبداللہ کے زیر اہتمام دارالعلوم گلستان اور سیگی میں جامع مسجد خوجزئی میں دوروزہ ختم نبوت کورس ۱۲، ۱۳ر جنوری ۲۰۲۱ء بروز منگل، بدھ منعقد کیا گیا۔ دونوں دن صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک جامع مسجد خوجزئی سیگی میں اور دوپہر ۲ بجے تا ۵ بجے تک دارالعلوم گلستان میں کورس جاری رہا۔ جس کے مدرسین مولانا محمد اویس، مفتی محمد راشد مدنی، قاضی احسان احمد اور مفتی محمد احمد تھے۔ کورس کے آخری دن شرکاء میں اسناد بھی تقسیم ہوئیں۔ اس کے علاوہ مختلف مساجد میں مرکزی حضرات کے بیانات اور قبائلی مشرین سے ملاقات ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کورس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵ جنوری ۲۰۲۱ء کو لطیف آباد حیدرآباد کی مرکزی جامع مسجد دارالعلوم نمبر۱۰ میں ایک روزہ کورس بروز جمعہ بعد عشاء تا ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔ کورس میں مبلغ مولانا توصیف احمد عظمت ایمان، عقیدہ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، اوصاف نبوت، قادیانی کافرکیوں، قادیانی اور دوسرے غیرمسلموں میں فرق جیسے اہم عنوانات پر بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے لیکچر ہوئے۔ آخر میں شرکاء کرام سے سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ صحیح جواب دینے پر کئی افراد کو قیمتی کتب کا ہدیہ جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن۔ وخطیب عرفانی مسجد جناب قاری احمد بن طیب صدیقی کے دست مبارک سے پیش کیا گیا۔ بڑی تعداد میں علماء وطلباء وعوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹانک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹانک کے زیر اہتمام ۱۶ر جنوری ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ صبح دس بجے عظیم الشان کانفرنس بمقام شین مینار مسجد ٹانک شہر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جسکی سعادت قاری جمشید نے حاصل کی۔ کانفرنس سے خطابات فرمائے بالترتیب مولانا قاضی احسان، مولانا

راشد مدنی مرکزی مبلغین، مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر صوبہ خیبر پختونخواو صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور ضلع مردان کے امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاری اکرام الحق نے تفصیلی خطابات فرمائے۔ مقامی لوگوں نے کانفرنس میں بھرپور شرکت کی۔ خطباء حضرات کی تقاریر کا سلسلہ شام تک جاری رہا۔ شرکاء کانفرنس کے خور دونوش کو ظہرانہ عشائیہ میں تبدیل کیا گیا۔ (فدا محمد بیٹنی ٹانک)

ختم نبوت کورس ٹنڈوالہ یار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار کے زیراہتمام ۲۲؍جنوری بروز جمعہ بعد مغرب تارات دس بجے ختم نبوت کورس بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر جامع مسجد عثمانی میں منعقد ہوا۔ بعد مغرب مولانا توصیف احمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، قادیانی کافرکیوں، قادیانی مصنوعات سے متعلق لیکچر دیئے۔ آخر میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے حیات عیسیٰ بن مریم از روئے قرآن مجید پر روشنی ڈالی۔ الحمدللہ کورس میں بڑی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی کہ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ جبکہ مستورات کیلئے قریبی مکان میں انتظام تھا۔ بعداز پروگرام شرکاء کرام کے لئے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کورس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۳، ۲۴، ۲۵ جنوری ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ قادریہ حنفیہ صادق آباد ملتان میں تین روزہ کورس مہتمم وشیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ کورس کے انعقاد کے لئے خصوصی کاوش صاحبزادہ مولانا محمد زکریا نواز نے کی۔ تینوں روز حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں طلباء، اساتذہ اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کورسز جہلم ومیرپور آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جہلم اور میرپور کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ جو ۲۶؍جنوری تا ۳۰؍جنوری ۲۰۲۱ء تک جاری رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر اور ضلع جہلم وچکوال کے مبلغ مفتی خالد میر نے کورسز ترتیب دیئے۔ مدرس مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ نے پروجیکٹر کے ذریعہ کورس پڑھائے۔ یہ پروگرام آٹھ مقامات پر منعقد ہوئے۔ ۲۶؍جنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد غلہ منڈی جہلم۔ ۲۷؍جنوری بعد نماز ظہر مدرسہ جامعہ حنفیہ مدنی محلہ اور بعد نماز عشاء محمود آباد جہلم۔ ۲۸؍جنوری بروز جمعرات بعد نماز ظہر مدرسہ عبدیہ برکاتیہ ای ٹو سیکٹر میرپور۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خلفائے راشدین بی فائیو سیکٹر۔ ۲۹؍جنوری بروز جمعہ جامع مسجد مدنی مین بازار

دینہ میں مولانا فضل الرحمٰن نے جمعہ پڑھایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر میں بیان ہوا، مولانا خالد محمود ضیغم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دینہ اور مدنی مسجد کے خطیب نے خصوصی طور پر شرکت کی اور اختتامی کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ ۳۰ رجنوری نماز فجر کے بعد مدرسہ جامعہ حنفیہ نکودر میں دو گھنٹے کی آخری نشست ہوئی۔ جس میں طلباء اور تمام اساتذہ نے شرکت فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت کورس لطیف آباد حیدر آباد

عالمی مجلس تحفظ حیدر آباد ڈویژن کے زیر اہتمام ۲۹ جنوری ۲۰۲۱ء بعد عشاء ختم نبوت کورس بذریعہ پروجیکٹر جامع مسجد فاروقیہ میں منعقد ہوا۔ مولانا توصیف احمد نے مختلف موضوعات پر پروجیکٹر کے ذریعے لیکچر دیئے۔ الحمدللہ کورس میں بڑی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ آخر میں سوالات کا سیشن بھی ہوا۔ جواب دہندہ حضرات کو کتب اور رقم بطور انعام کے جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد کاشف کے دست مبارک سے پیش کی گئی۔ کورس کی انتظامی امور میں احباب کمیٹی فاروقیہ مسجد، خصوصاً جناب احمد بخاری اور ان کے جملہ رفقاء نے بھرپور تعاون کیا۔

ختم نبوت کانفرنس نیوانارکلی بازار لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰ رجنوری ۲۰۲۱ء کو تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس مین بازار نیوانارکلی لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد امجد خان، معروف محقق مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، جامعہ اشرفیہ کے مولانا محمد کفیل خان، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، بزم حسان کے مولانا شاہد عمران عارفی، قاری عطاء الرحمٰن، وحید عالم خان ایم۔ این۔ اے نے شرکت وخطابات کئے۔ مکی مسجد ختم نبوت انارکلی یونٹ کے ذمہ داران و منتظمین کانفرنس مولانا محمد اسامہ سالم، مولانا محمد حذیفہ ہاشم، قاری محمد امیر حمزہ، مولانا رانا محمد عثمان قصوری، مولانا محمد قاسم گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، قاری مومن شاہ، قاری فاروق عباسی، مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک مولانا سید رشید میاں، پیر رضوان نفیس، سید زید الحسینی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد میاں، مولانا محمود میاں، مولانا محمد عرفان بزیزی سمیت کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گنڈی عاشق ڈیرہ اسماعیل خان میں ۳۱ رجنوری بروز اتوار کو ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز جناب قاری احسان اللہ احسان کی تلاوت کلام

پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت جناب اسماعیل طارق برادران نے پیش کیا۔ بعدازاں مولانا عطاء الرحمٰن ڈھڈیاں والے اور مولانا حبیب اللہ علی پوری کے بیانات ہوئے۔ خصوصی خطاب مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ کانفرنس کی قرارداد مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حمزہ لقمان نے پیش کی۔ اختتامی کلمات ودعا ڈیرہ اسماعیل خان مجلس کے امیر جناب قاری محمد طارق نے فرمائی۔ کامیابی کے لئے مولانا نعمت اللہ، مولانا اکرام اللہ اور مولانا سعید الرحمٰن نے بھرپور تعاون کیا۔

تحفظ ختم نبوت کورس قادر پور راواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۳ فروری ۲۰۲۱ء کو مدرسہ دارالعلوم زکریا قادر پور راواں ضلع ملتان میں منعقد ہوا۔ سرپرستی جامعہ کے مہتمم مولانا ریاض احمد نے جبکہ نگرانی مولانا رشید احمد نے کی۔ خصوصی لیکچر حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے دیا۔

شان ختم نبوت وفکر آخرت کانفرنس ملتان

جامعہ مسجد بھولی مائی لوہا مارکیٹ ملتان میں ۴ فروری ۲۰۲۱ء بعد نماز عشاء شان ختم نبوت وفکر آخرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد زاہد عثمان اور استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن رحیمی نے جبکہ ہدیہ نعت حافظ احمد رشید نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرحمٰن قاسمی نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا نعیم احمد خیر المدارس، مولانا عبدالحنان صدیقی اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے خطابات ہوئے۔ حاجی محمد شبیر خان، حاجی محمد رفیق چوہان، حافظ محمد ندیم خلجی اور قاری محمد عین الرحمٰن نے بھرپور تعاون کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادکا دورہ چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۵،۶،۷/دسمبر ۲۰۲۰ء کو تین روزہ تبلیغی دورہ پر چیچہ وطنی تشریف لائے مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ۵/دسمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب کو جامع مسجد نمرہ پرل گارڈن میں درس فضائل ختم نبوت پر خطاب کیا۔ گیارہ ایل میں پیرجی عبدالقادر اوران کے تمام رفقاء سے پیرجی عبدالحفیظ رائے پوریؒ کی وفات پر تعزیت کی۔ ۶/دسمبر ۲۰۲۰ء کی صبح کو جامع مسجد چک گیارہ، گیارہ ایل میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ حیات آباد میں منعقدہ دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس کی ابتدائی نشست سے اوصاف نبوت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ ۷/دسمبر کو مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیرجی بلاک نمبر ۶ میں بعد نماز فجر درس ارشاد فرمایا۔ شہر کی اہم شخصیات سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔

تحفظ ختم نبوت سوشل میڈیا ورکشاپ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت سوشل میڈیا کا ورکشاپ مقامی ہال میں منعقد ہوئی۔ ختم نبوت سوشل میڈیا ورکشاپ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مصنف کتب کثیرہ محمد متین خالد، میڈیا پرسن رانا محمد حسن، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، سیکرٹری جنرل لاہور مولانا قاری علیم الدین شاکر، نائب امیر پیر رضوان نفیس، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، ڈاکٹر منصور ممتاز، محمد فرحان، حافظ امیر حمزہ، حافظ نصیر احمد احرار، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق، مسلم لیگ ن کے رہنما میاں محمد طارق، مولانا عبدالعزیز، حافظ زین العابدین ودیگر نے شرکت کی۔ علماء نے کہا کہ تحفظ ختم کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال ناگزیر ہو چکا ہے جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ قادیانی سوشل میڈیا پر مسلمانوں کا ایمان خراب کر رہے ہیں اس محاذ پر کام کرنے کی اشد ضرورت اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرنا انتہائی اہم ہے۔ جس طرح ہتھیاروں کی جنگ ہے اس طرح میڈیا جنگ بھی ہے اور آج کے دور میں میڈیا کی جنگ کا دائرہ ہتھیاروں کی جنگ سے زیادہ وسیع اور مؤثر ہے اور میڈیا ہتھیار سے زیادہ دشمن پر اثر انداز ہوتا ہے، جہاں ابلاغ کے ذرائع وقت کی ضرورت کے مطابق استعمال ضروری ہے وہاں عالمی سطح پر جس طرح میڈیا وار جاری ہے اور اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ناموس وحرمت، ختم نبوت اور اسلامی تعلیمات وروایات جس طرح بین الاقوامی پروپیگنڈے اور کردار کشی کے ہتھیاروں کی زد میں ہیں اس حوالہ سے ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ میڈیا سوشل میڈیا وار کو نظر انداز کرنے کی بجائے اس میں پوری قوت کے ساتھ شریک ہوں اور اس محاذ پر بھی کام کیا جائے یہ محاذ خالی نہ چھوڑا جائے۔

علماء کرام و مدارس کے طلبا کیلئے خوشخبری

تبیان الفرقان فی تفسیر القرآن کے نام پر ایک عظیم نادر تفسیر منظر عام پر آ گئی ہے حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی پوری زندگی کی کاوش سے آپ بھی استفادہ کریں (8) جلد پر مشتمل سیٹ مناسب ہدیہ **(4000)** روپے

سٹاک محدود ہے طلب کرنے کیلئے درجہ ذیل نمبرز پر رابطہ فرمائیں

نفیس قرآن کمپنی (رجسٹرڈ)

5-لوئیر مال، بیسمنٹ مکہ سینٹر، اردو بازار لاہور

042-37361460, 0321-9464017

0320-9464017

مطبوعات مکتبہ شیخ درخواستی

بے مثال، لازوال اور شاہکار تصنیفات

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی جانشین
شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر
شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمن درخواستی** نور اللہ مرقدہ
بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام
پیر طریقت حضرت مولانا **فداء اللہ درخواستی** مدظلہ امین وناشر علوم درخواستی
مدیر۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مقدمۃ القرآن للدرخواستی	مقدمۃ الحدیث للدرخواستی	مقدمۃ البخاری للدرخواستی	مضامین القرآن للدرخواستی
خطبات درخواستی جلد اول (توحید خداوندی)	خطبات درخواستی جلد دوم (سیرت النبی ﷺ)	خطبات درخواستی جلد سوم (صحابہؓ واہل بیت)	خطبات درخواستی جلد چہارم (متفرق اصلاحی خطبات)
فیوضات درخواستی مع مجربات درخواستی	فیضان درخواستی مع معمولات درخواستی	حیات درخواستی مع عجائبات درخواستی	دروس درخواستی مع مجالس درخواستی
ذکر اللہ واہل اللہ	تصوف وصوفیا	موت وحیات	جنت کے مناظر
چہل حدیث	ماہ رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	قربانی کے فضائل ومسائل	منزل
میرا نبی ﷺ (نثر) (چارٹ)	حج کے فضائل ومسائل	زکوٰۃ کے فضائل ومسائل	میرا پیمبر ﷺ (نظم) (چارٹ)

منجانب
مولانا محمد نعمان درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ مرکزی
گرین ٹاؤن خان پور
ضلع رحیم یار خان پوسٹ بکس نمبر 5
Mob: 0300-0939448

شیخ درخواستی کی دینی وسیاسی خدمات، حیات، خطبات، معمولات، عملیات جاننے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ اور سوشل میڈیا پیجز لائیک کریں

ShaikheDarkhwasti ShaikheDarkhwasti.org

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فی سبیل اللہ

داخلہ مفت

لائق بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

28 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

حضرت استاذ المحدثین مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ

27 مارچ 2021 تا 10 اپریل 2021

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

برائے رابطہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670